

March - 2005

Vol. No. 4 - Issue No. 9

تَمَيْرِهِ حَيَاةٌ

پندرہ روزہ رسانی

خدمتِ مخدوم و محترم جناب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی

کثرالله فینا امثالکم

جناب مخدوم و محترم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ میرے مخدوم زادے، مولوی سید شہاب الدین صاحب بیانی، دارالعلوم میں ندوۃ العلماء کے برکات علمی سے مستفید ہونے کے لئے حاضر خدمت ہو رہے ہیں۔ انہوں نے جامعہ عثمانیہ کے شعبہ دینیات میں بی۔ اے۔ بیک تعلیم پائی ہے۔ جنہوں نے خدمتِ ملت ان کو ابا غن جذہ ملا ہے۔ میرے ساتھیوں میں جو اخلاص و صداقت کے ساتھ قوم کی خدمت کرتے ہیں ان کا خاص مقام ہے۔ ان کو آپ کی خدمت میں حاضر کرتے ہوئے، میں آپ کے بزرگانہ الاطاف اور استادانہ سرپرستی کا مقتضی ہوں۔ میری تمنا ہے کہ یہ نوجوان ندوۃ العلماء کے دریافتے علم و حکمت سے سیراب ہو کر، جسیں اسلام کی سربراہی کا باعث ہو۔ اور نہ صرف حیدر آباد بلکہ دارالعلوم میں ندوۃ العلماء کے لئے قابل انتخاب بنے۔ امید کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ میں ہوں آپ کا خادم۔

(قائدِ ملت نواب) بہادر یار جنگ

۶ نومبر ۱۹۷۱ء

دارالعلوم ندوۃ العلماء کی عظیم الشان عمارت کا عقبی منظر

۲۰۰۵ / مارچ ۲۵

Rs 7/-

Fornightly
Tameer-e-Hayat

Nadwatul Ulama, Lucknow-226007

R.N.I. No. UP. URD/2001/6071
(0522) 2740151
2741272
2741221 (فیض)
شہرِ فیض (فیض)
2741231

Phone : 0522-2274606(s)

® : 2616731



Mobile : 0522-9415786548

Mohd. Akram

JEWELLERS

Near : Odeon Cinema, Lucknow.

Phone : 2266786

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad



شناج جو میلر

Sana Jewellers

۱۲/۳۰۱ سارائے بانس، اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

301/12, Sarai Bans,
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Resi : 2226177 Shop : 9415002532
Akbari Gate : 2613736
2268845 3958875

سنے اور چاندی کی دیناں ۵۷ رسالہ دینہ نام

Shop : 9415002532

2613736

3958875

Shop : 9415002532

ایک نیا تہذبی، فکری و علمی دبستان

نویسیرت

حضرت! تیسری حیثیت سے اس اہم تعلیمی مرکز میں میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں جہاں اسلامی فکر و شعور، بحث و نظر اور علمی بصیرت اور دور بینی کی تاریخ کا ایک دلاؤیز و درخشان باب تحریر کیا گیا ہے وہ جگہ ہے جہاں اس تہذب و ترشیح حقیقت کا احساس پہلی بار مجسم اور بخوبی شکل میں سامنے آیا کہ چودھویں صدی ہجری کے آغاز اور انہیوں صدی کے اوآخر میں عالم اسلام تفرقہ و انتشار، پریشان خیالی اور فکری اضھال کی کس آخری منزل میں تھا۔ اس نازک بحرانی دور میں (۱۳۱۱ھ - ۱۸۹۲ء) کچھ منتخب اہل نظر والیں درود جن کو فراست ایمانی اور درود اسلامی کا حصہ و افرمائنا تھا، سر جوڑ کر ایک جگہ بیٹھے اور انہوں نے اس کا ایک حل تجویز کیا یہ پہلا موقعہ تھا کہ جب اہل نظر اہل دل کے ساتھ علماء دین جدید تعلیم یافتہ حضرات کے ساتھ، مذہب حنفی کے علمبردار علماء اہل حدیث کے ساتھ، زاہد و گوشہ نشیں، امراء و رؤسائے اور ماہرین تعلیم کے ساتھ شانہ بہ شانہ صفت بصف نظر آئے ان لوگوں نے اس مقصد کے لئے ایک انجمن قائم کی اور اس کا نام ندوۃ العلماء تجویز کیا اس لئے کہ یہ انجمن دراصل جماعت علماء ہی کے غور و فکر اور انہی کے دعوت پر قائم ہوئی تھی اور وہی اس کے روح روائ تھا اس انجمن نے جن بنیادوں پر اپنے سفر کا آغاز کیا وہ تھیں: مسلمانوں کا باہمی اتحاد، اسلامی نشاط، ثانیہ کے لئے مختلف اجتماعی، اصلاحی و تعلیمی کوششوں میں ہم آہنگی، اعلیٰ سیرت و کردار کی تشكیل، رسوم قبیحہ کا استیصال، مسلمانوں کے مختلف امور و مسائل کے حل کے لئے مختلف مسلک و مشرب کے صحیح العقیدہ (اہل سنت و اجماعت) علماء کے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کی تشكیل، اسلامی اصولوں اور شریعت مقاصد کو سامنے رکھ کر علوم دینیہ کے نصاب میں ایک تبدیلیاں جو عصر حاضر کے تقاضوں کی تکمیل کر سکیں علماء کی دینی سطح کو بلند اور ان کے فکر و معلومات کے افق کو وسیع کرنا اور ایسے علماء تیار کرنا جو قدیم و جدید دونوں طبقوں کے اعتماد کے اہل اور احترام کے مختصر اور مسلمانوں کی دینی، فکری، علمی قیادت کے اس منصب پر فائز ہو سکیں جو عرصہ سے خالی چلا آ رہا ہے۔

جنہوں کے پیچائی سال جشن تعلیمی (۱۴۱۹ھ - ۱۸۹۷ء) میں حضرت مولانا سید ابو الحسن علی الحسنی الندوی

کے خطبہ استقبال سے مأخوذاً "رواد اپنے بنی آنور میں جمع

۲۵ مارچ ۲۰۰۵ء

تغیر حیات

پندرہ روزہ اشاعت کے ۲۴ سال

جلد نمبر ۳۲۵ ۲۵ مارچ ۲۰۰۵ء مطابق صفر المظہر ۱۴۲۶ھ شوال نمبر ۹

اس شمارے میں

- ۱ فرمائی مسائل کو غیر معمولی اہمیت دینے کا نتیجہ حضرت مولانا مamtud الفرقانی
- ۲ حکماں کی اخلاقی سطح (اداریہ) حضرت مولانا عبداللہ عباس صاحب ندوی
- ۳ یا یہاں الذین آمنوا آینوا علامہ سید سلمان ندوی
- ۴ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی الحسنی ندوی
- ۵ مسلمانوں کی دو کمزوریاں نقد و نظر (سـ. لـ. اـ. نـ.)
- ۶ اخلاق اور صدق حضرت امام غزالی
- ۷ حضرت مولانا عبد اللہ عباس ندوی (معتمد تعلیم، ندوۃ العلماء لکھنؤ)
- ۸ پروفیسر وصی احمد صدیقی (معتمد مال، ندوۃ العلماء لکھنؤ)
- ۹ مولانا شمس الحق ندوی امین الدین شجاع الدین
- ۱۰ معاون ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی
- ۱۱ مولانا ناصر الحفیظ ندوی
- ۱۲ مولانا محمد خالد ندوی عازیز پوری
- ۱۳ مولانا عبدالمadjid ریاضی اور اصلاح معاشرہ جناب محمد شیخ اور سید حبی
- ۱۴ جمیور یا اسلامی تاجکستان جناب محمد فرمان نیپالی ندوی
- ۱۵ جمیور یا موداں
- ۱۶ ڈاکٹر سید شاہد اقبال
- ۱۷ پروفیسر اکرم برار مصطفیٰ سراجون
- ۱۸ ڈاکٹر آغا غیاث الرحمن جناب اقبال احمد ندوی
- ۱۹ جناب عبد الوکل ندوی
- ۲۰ مددوہ کے شب و روز
- ۲۱ امین الدین شجاع الدین

Tameer-e-Hayaat

Post Box No. 93, Nadwatul Ulama Lucknow-226007
فون (دفتر) 18 (Ext) 2741235 (Ext) 2741015 مہمان خان ۲۷

Website : www.nadwatululama.org
e-mail : Nadwa@sancharnet.in
thetameer-e-hayat@nadwatululama.org

مخدامین و مندرجات سے متعلق سارے امور میں ریسیس اختری سے خط و کتابت
کی جائے اور انتظامی امور میں مدیر عام سے رجوع کریں۔

پرنپل بشراطہ حسین نے پار کی آفیس پر منتگ پریس، نیگور مارگ لکھنؤ میں بیع
دازہ میں سرخ نشان کا مطلب ہے کہ اس شمارہ کے ساتھ آپ کا زر تھاون ٹھم ہو چکا ہے۔
از راہ کرم سالانہ زرع اعلان ۱۵۰ روپے پرے ارسال فرما کر ہم توں کریں۔

فروعی مسائل کو غیر معمولی اہمیت دینے کا نتیجہ

حضرت مولانا مفت اللہ درجاتی

حکمرانوں کی اخلاقی سلطنت

حضرت مولانا مفت اللہ درجاتی

ابھی دو روز پہلے ۲۲ مارچ کے روز تاموں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے ”سابق چیف سکریٹری کے یہاں سی۔ بی۔ آئی۔ کے چھاپے“ ”لکھنؤ، بہار، دہلی میں ۱۶ ریشمکانوں پر چھاپے، کروڑوں کے اہانتے ملنے کا عومنی“۔

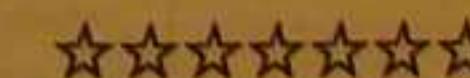
چیف سکریٹری کوئی معمولی کارکن نہیں بلکہ ملک کی بیان ڈور سنبھالنے والے حکمرانوں میں اس کا شمار ہوتا ہے، یہ اخلاقی معیار ہمارے ملک کے معمولی دینی اختلافات کی بڑی وجہ امور مجتہد فیہا اور فتحی جزئیات و فروع میں غیر معمولی شدت اور تعصی بھی ہے، ان فروعی مسائل کے ساتھ ہم نے وہی معاملہ کیا جو امور مخصوصہ کے ساتھ ہونا چاہئے تھا، دنیا میں ایسے علاقوں بھی ہیں جہاں دوسری فقة ماروں نے کہا تھا کہ اتنی دولت ہم نے کبھی اپنی آنکھوں سے دیکھی نہیں تھی، یہ ملک جہاں کروڑوں کی تعداد میں ایسے افراد بھی ہیں جو اپنی غذا کیلئے دانے پر عمل کرنے والوں کے بیچھے نمازیں ادا کرنے سے انکار کیا گیا ہے، ایسے مقامات بھی موجود ہیں جہاں دوسرے ملک و الوں کے داخلہ پر مسجدیں دھلوائی گئی ہیں کہ ان کے داخلہ سے مسجدیں ناپاک ہو گئیں، ان اختلافات کی بنیاد پر مسلمانوں نے جدال کے اخلاقیات کا ہر پہلو تجارتی مال ہے جبکہ آسمان نے بھی پانی بر سانے میں کمی نہیں کی ہے، اور اگر کہیں سوکھا پر گیا تو خود اسی ملک کے دوسرے نکلوں سے غذا کا قدرتی سامان فراہم ہو جاتا ہے، جہاں کروڑوں کی مایمت کا دوسرا ملکوں سے لین دین ہوتا ہے، جہاں ایتم برم بنتے ہیں، میزائل تیار ہوتے ہیں، میں کھیدے اور بنائے جاتے ہیں، وہاں اس ملک کے رہنے والے اپنی زندگی کی ضرورت فراہم نہیں کر سکتے، ایک وزیر کے گھر پر دولت کا اذبار ہے، وہ امام مالک کی نقلیں کر کے مختلف اسلامی ریاستوں میں بیچج دیں اور حکم دیں کہ اسلامی ممالک میں اسی پر عمل کیا جائے تو گرچہ امام مالک کو موقع تھا کہ وہ اپنے ملک کو عالم اسلامی میں حکومت کے سہارے پھیلایا دیں لیکن امام نے ایسا نہیں کیا، بلکہ یہ ایک پارٹی چھوڑ کر دوسری پارٹی میں داخل ہو جاتے ہیں، اس بنا پر نہیں کہ ایک پارٹی کے اندر سچائی کی کمی اور کام کا جذبہ کم ہے اور دوسری پارٹی میں اصول پسندی اور حق کی پاسداری ہے، بات صرف اس قدر ہوتی ہے کہ دوسری پارٹی میں وزارت حاصل کرنا زیادہ قریب نظر آتا ہے، اگر ایک پارٹی خونخوار دنوں کی طرح انسانی خون سے کھلینے کا اعلان کرتی ہے، اور اسی کے نام پر دوست حاصل کرنا چاہتی ہے، کہ ہم ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو جو دارالاوقیت نہیں ہے سیاسی دادیجی سے اعدادو شمار کو اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ وہ اقلیت نظر آتے ہیں، ایسی ملت کو جو ملک کی وفاداری میں سب سے آگے ہو، جس نے ملک کی خیرخواہی میں اپنا جان و مال قربان کیا ہو، اسکو مزید پسپا کرنے کا ارادہ کامیابی کے امکانات کو روشن کرتا ہے، چند سال پہلے جب P.L.B. اقتدار میں نہیں آئی تھی اور حکومتی سطح پر اپنے امیدوار کو کھڑا کر دی تھی، یہاں کے تمام اخبارات میں اس پارٹی کا منشور واضح اگریزی کے بڑے حروف میں یہ شائع ہوا کرتا تھا کہ اگر ہم ایکش جیت گئے اور اپنی حکومت بنائی تو مسلم اداروں کو تباہ کر کے رہیں گے اور ندوۃ العلماء کا نام سرخیوں میں سامنے آتا تھا، جس طرح حضرت ملکی مسجد ننانہ پر تھی، اسی قسم کا نعرہ اب ہندوستان کی سب سے بڑی دینی درگاہ دیوبند کے بارے میں شائع ہو رہا ہے، مقصود نہ ان کو نہ وہ سے ہے اور نہ دیوبند سے، ان کی منزل ملک کی حکمرانی اور اپنی تجویریوں کو اس طرح بھرتا ہے جسکی خبر آج چیف سکریٹری کے گھروں پر چھاپ سارے والوں کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے، ایک زمانہ میں گاؤں کشی کو رکنا ایک پارٹی کا منشور سیاسی تھا، اس موقع پر ایک انصاف پسند اور حق کو غیر سلم، اجتماعی عیات کے عالم نے کہا کہ اگر اس پارٹی کے افراد کو آپ حکمرانی کے حصول کا اس شرط پر یقین و لادیں کہ وہ گاؤں کی کے خلاف جہاد نہ کریں، تو یہ لوگ نہ صرف یہ کہ اس کا بھی نام نہیں لیں گے بلکہ شاہراہ عام پر اس کے کتاب آپ کے سامنے پیش کریں گے، اس لئے کہ مقصود کوئی اصول، کوئی مذہب، کوئی اخلاقی معیار نہیں ہے۔ یہ صرف بھانے ہیں، مقصود صرف اسی منزل کو پانا ہے جس پر آج کے چیف سکریٹری اور گزشتہ چند سال پہلے کے ایک وزیر گامزن تھے، اور یہ بات دنیا جاتی ہے کہ چور، اسی کو کہتے ہیں جو کپڑا لیا جائے، اس لئے کہ اس حرام میں کون بہ نہیں ہے؟ اس کا فیصلہ وقت کرتا آیا ہے اور کرتا رہے گا۔

ان فروعی مسائل کو غیر معمولی اہمیت دینے کا سب سے بڑا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے علماء اور اصحاب فتاویٰ کی نظر دین کی ابدی بنیاد پر ہی اپنے طریقوں سے دین کو پھیلایا اور اس پر عمل کیا، تو پھر ہم کو اس کا حق نہیں پہنچتا کہ دین کو ایک جواب دیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین لے کر دنیا میں پھیل گئے اور انہوں نے سنت رسول کی بنیاد پر ہی اپنے طریقوں سے دین کو پھیلایا اور اس پر عمل کیا، تو پھر ہم کو اس کا حق نہیں پہنچتا کہ دین کو ایک ہی طریقہ میں محصور کر دیں اور صحابہ کرام کے پھیلائے ہوئے طریقوں کو ختم کر دیں جب کہ ان مسالک و طریق کی بنیاد بھی قرآن و سنت ہی پر ہے۔

”وما ارسلناك الا رحمة للعالمين“ اور ”وما ارسلناك الا کافة للناس بشيراً و نذيراً“ کا اعلان بے معنی ہو گیا۔

(جامعہ از ہر کے زیر اہتمام منعقدہ مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس ۱۳۸۳ھ میں

حضرت مولانا مفت اللہ درجاتی صاحبؒ کے مقالہ سے مأخوذه۔ ص ۲)



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا

علامہ سید سلیمان ندوی

کرتے ہیں، اسلام کے معلم نے بتایا کہ انسان کے
تمام میں دل ہی نیکی اور بدی کا گمراہ ہے، فرمایا:-
وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مُضَفَّةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَاحَةُ
الْجَسَدِ كُلِّهِ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلِّهِ

اس نے بھرت کی (یعنی اس سے توبہ حاصل نہ ہوگا) آج کل علم نفیات نے بھی اس مسئلہ کو بدلهہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان کی عملی اصلاح کے لئے اس کی قلبی اور دماغی اصلاح مقدم ہے، اور انسان کے دل اور ارادہ پر اگر کوئی چیز حکراں ہے تو وہ اس کا عقیدہ ہے، صحیح اور صالح اعمال کے لئے ضروری یہ باراللہا! میرے گناہوں کو قیامت میں بخش دے۔“

ہے لہ چند اصول و مقدمات کا ہم اس طرح تصور
کریں کہ وہ دل کا غیر مخلوک یقین اور غیر حزاں
عقلیہ بن جائیں اور اسی صحیح یقین اور مخلکم عقیدہ کے
تحت میں ہم اپنے تمام کام انجام دیں۔
جس طرح اقلیدس کی کوئی حکل چند اصول
موضعہ اور اصول متعارفہ کے مانے بغیر نہ بن سکتی
ہے، نہ ثابت ہو سکتی ہے، اسی طرح انسان کا کوئی عمل
صحیح نہ بن سکتی۔

لیقدرون معاکسیوا علی شن، ذلك هو
الضلال البعید۔ (ابراهیم: ۱۸) جنہوں نے
اپنے پروردگار کا انکار کیا ان کے کاموں کی مثال را کہ
کام جو کو بظاہر نیک ہوں، لیکن تسلی کرنے والے کا
دیکھئے کہ ہماری عمل بھی آزاد نہیں، وہ ہمارے دلی
ان سے اصلی متعصب نام و نبود پیدا کرنا ہوتا ہے اخلاقی
یقین، ذہنی رجحانات اور اندر و فی جذبات کی زنجیروں
نقطہ نظر سے تمام دنیا ان کو بے وقعت اور حق صحیح

میں جکڑی ہوئی ہے، اسی لئے اس پابند نجیر عقل کے ذریعہ، ہم اپنے دلی خیالات، چنی رجھاتاں اور اندر ونی جذبات پر قابو نہیں پاسکتے، اگر پاسکتے ہیں تو اپنے سمجھ دلی ماقینیات اور چند مضبوط دماغی و چنی تصورات کے ذریعہ، بھی وجہ ہے کہ قرآن پاک نے "ایمان" کا ذکر ہمیشہ عمل صالح کے ذکر سے پہلے لازمی طور سے کیا ہے، اور ایمان کے بغیر کسی عمل کو قبول کے قابل نہیں سمجھا ہے کہ ایمان کے عدم سے دل کے ارادہ جو میدان میں ہو، جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچے تو وہاں کسی خیز کا اور خصوصاً ارادہ کا بھی عدم ہو جاتا ہے، جس پر حسن عمل کا دار و مدار ہے، عبد اللہ بن جدعان ایک قریشی اور کہنے دے کر اس طرح نہ میر پاد کرو جس طرح وہ سورہ نور میں ایمان کی دولت سے محروم لوگوں کے اعمال کی مثال سراب سے دی گئی ہے کہ اس کے وجود کی حقیقت فریب نظر سے زیادہ نہیں، "والذین آمنوا لَا تبطلوا صدقتكم بالعن والاذى كَالذى ينفق ماله رثاء الناس ولا يؤمن بالله واليوم الآخر، فمثله كمثل صفوان عليه تراب فأصحابه وأهل فترته صلداً، لا يقدرون على شئ معاكسبيوا، وَاللَّهُ لَا يهْدِي الْقَوْمَ الْكُفَّارِ" (بقرة: ٢٦٤) اے ایمان والو! اپنی خرا توں کو احسان رکھ کر وجود اس کو نظر نہ آئے۔

تھا، جس نے جاہلیت میں بہت سیکل کے کام کئے اس کی ایک اور مثال اسی سخت تاریکی سے برداشت کرتا ہے جو لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنامال خرچ

ایمان کے بغیر عمل ممکن نہیں
دنیا میں کوئی ترقی یافت قوم، یا ترقی چاہئے والی
قوم ممکن ہی نہیں جس کے پاس چند ایمانیات نہ ہوں،
یا یوں کہو کہ چند اصول کار، اصول حیات، یا اصول
نظام نہ ہوں، جن سے ان کی قومیت کی تخلیق ہوتی
ہے اور جن پر اس کی ملت و تمدن و حیات اجتماعی کی
عمارت قائم ہوتی ہے، اور جو اس کے منتشر افراد کے
درمیان روشن اشتراک کا کام دیتے ہیں، اور جن کے
تحت میں اس قوم کے نظام حیات کے تمام شعبے مکمل
حقوق کا جذبہ پیدا کرے۔

کونخ و بنیاد سے الگا ہز کر عالمگیر اتحاد اور اخوت کی **الا وہی القلب۔ (۱)**

انسان کے بدن میں گوشت کا ایک لکڑا ہے جو
بنیاد ڈال سکے۔ (۲) وہ حنبل عقیدہ بن کر ہمارے
نیک افعال کا محرك، اور برے افعال کا مانع بنے، وہ
انسانوں کو نیکی کے لئے ابھار سکے اور برائی سے روک
سکے۔ (۵) وہ ایک ایسا داائی صحیح اور سچا عقیدہ ہو جس
کو مان کر اس براوری میں داخل ہونے میں کسی کو دقت
نہ ہو۔ (۶) وہ ایک طرف بندوں میں اپنے خالق کے
نجات اور سلامت روی کے راستے پر چلتا ہے، دوسرا
طرف اپنی ہم جنس مخلوقات کے ساتھ مجتب اور اداۓ
اس کے مقابل میں **قلب اُثیم۔ (۳) (گنہگار**
دل) یہ ہے جو ہمیشہ گناہوں کی راہ اختیار کرتا ہے،

اسلامی نعمت نگاہ سے ایمان ہے
ہمارے تمام اعمال کی اساس
ان چند مبادی کے ذکر کرنے کے بعد اب
آئیے اسلام کے اصول عقائد و مبادی کا جائزہ لیں
اسلام میں جس حقیقت کو عقائد کے لفظ سے تعبیر کر
جاتا ہے، وہ درحقیقت کی چند ذہنی اصول و مبادی
ہیں، جو جماعت کا کریڈ اور تمام انسانی افکار و خیالات
سے خالی نہیں ہیں، ان کے بھی تمام اعمال و افعال،
ان کے چند یقینی تخلیات اور عقائد کے تحت ہی میں
آ جاتے ہیں، اس حالت میں یہ کہنا کہ ایمانیات کے
بغیر رتی کے حسن عمل یا انسانیت کی نیکی گردار کا وجود
ہوتا ہے، حقائق سے ناخبری کا ثبوت ہے، ایمانیات
کے بغیر حسن عمل اور نیکی گردار کیا بلکہ نفس عمل اور نفس
گردار ہی کا وجود ممکن نہیں۔

صحیح ایمان کی ضروری

غرض عالمی اور دامنی اساس ملت اور صحیح بنیاد ہے جس سے انسانی عمل کا ہر خط لکھتا ہے اور اس کے دوسرے الفاظ میں آپ نے یوں ادا فرمایا: "إذ
عمل بنخے کے لئے ضروری ہے کہ جو چیز اساس و بنیاد دائرہ حیات کا ہر خط اسی پر جا کر ختم ہوتا ہے، کیونکہ لامری مانوی، فمن کانت هجرتا
ترارہی جائے اس میں حسب ذیل خصوصیتیں ہوں: ہمارے تمام افعال اور حرکات ہمارے ارادہ کے تالع دنیا یصیبہا اور إلی امرأۃ ینک
(۱) وہ کوئی مادی غرض و غایت کی چیز نہ ہو، جو ہیں، ہمارے ارادہ کا محرك ہمارے خیالات اور فہرستہ إلی ما ہاجر إلیه۔ (۵) ہر شخص
بیش بدل جاتی رہے۔ (۲) وہ کوئی محدود وطن، نسل جذبات ہیں، اور ہمارے خیالات اور جذبات پر بھرت کی غرض دنیا کا حصول یا کسی عورت سے بت نہ ہو جوانپے نسل وطن سے باہر جا کر زندہ نہ رہ ہمارے اندر ونی عقاائد حکومت کرتے ہیں، عام بول کرنا ہے تو اس کی بھرت اسی کے لئے ہے جس۔
(۳) وہ قوی، نسلی اور رفتی منافرتوں اور تفرقوں چال میں انہیں چیزوں کی تعبیر ہم "دل" کے لفظ سے

مسلمانوں کی دو کمزوریاں:

رہنماؤں سے بلند اخلاقی معیار، ہر شک و شب سے
بالا تردیات کی توقع، اسلامی تعلیمات اور اسلامی
تصورات کے عین مطابق ہے، لیکن اس میں اس حد

تم افراط مخلوکہ ہر کام بدگمانی سے شروع کیا جائے اور ہر قائد و خادم ملت کو بے اعتمادی اور بے تو قیری کی نظر سے دیکھا جائے، اس کے پارے میں بعید از قیاس سے بعید از قیاس بات کو فوراً باور کر لیا جائے، افواہ پھیلانے اور ان کو مان لینے میں ذرا بھی احتیاط دھامل سے کام نہ لیا جائے، ایک ایسی مہلک یہاری سے جو پورے شہزادہ ملت کو درہ ہم رہنم کر نہ کر

لئے کافی ہے، اور بڑے سے بڑے شیر دل، کوہ وقار
اور پاک یا زوپار سا خادم دین اور بڑے بڑے طوفانوں
میں کشتنی ملت کے سر پھرے ملاج کا دل تو زدینے اور
اس کی بہت پست کر دینے کے لئے کافی ہے، وہ
ڈشتوں کی اذتوں، قید و بندگی سزاویں، بچوں اور افراد
خاندان کے فاقہ کو برداشت کر سکتا ہے، اور اس کی
چیشانی پر ٹھنکن نہیں آسکتی ہے، لیکن اعتمام اور انعام،
کردار کشی اور ملت کا خدار بنائے جانے سے اس کا دل
چور چور ہو جاتا ہے اس کے ہاتھوں جو شخص سے پڑ جاتے

ہیں، کسی نے سچ کہا ہے کہ ایک بڑھا کو حضرت عزٰ کے
نُوکے، ایک اعرابی کو سوال پوچھ لینے کی روایات کو
ہمارے قومی جلسوں اور جی اس وعظ میں ایسے مباحثہ اور
ے اعتدالی سے بہان کیا گیا ہے کہ ہر شخص نے اس کی

اعظم کے مقام کا آدمی نہ ہو سکن پوری قوم بڑھا اور اعرابی کا کردار ادا کرنا چاہتی ہے، اکثریت فرقے کا اپنے رہنماؤں اور کارکنوں کے بارے میں روایہ واضح طور پر اس کے برعکس ہے، اپنی دوسری کمزوریوں کے باوجود وہ تمایاں طور پر اس سلسلہ میں محتاط، فراخ دل اور وسیع انگرو را قع ہوئے ہیں۔ ☆☆☆

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی

بجھے سب سے بڑا خطرہ (جواب خطرہ نہیں رہا بلکہ مشاہدہ بنتا جا رہا ہے) مسلمانوں کی ان دو کمزوریوں یا نیماریوں سے ہے جو دل پر پتھر رکھ کر کہتا ہوں کہ ہندوستان کی حد تک ملتی مزاج بنتا جا رہا ہے، ایک عجلت دبے صبری، وہ یہ کہ مسئلہ کتنا ہی طویل المیعاد، صبر آزماء اور پچھیدہ ہو، یہاں کہ مسلمان ہتھی پر سرسوں اگانے کے قائل ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ جو ہم صح شروع ہوئی ہے، وہ سورج غروب ہونے سے پہلے کامیاب ہونی چاہئے اور ہتل منڈھے چڑھ جانی چاہئے، مسائل کو کامیابی سے حل کرنے میں ایک بڑا فیکٹر (Factor) صبر و تحمل، قوت برداشت اور بلند حوصلگی ہے، مسلمانوں ہی کی تاریخ نہیں، تمام زندہ وفات تھے قوموں کی تاریخ (خود سیرت نبوی جس سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی اسوہ و نمونہ نہیں) تھے و شیریں، سردو گرم، نشیب، فراز کے مناظر کا جموعہ اور ایک طویل، صبر آزماء، زہرہ گداز جدوجہد کی رواداد ہے، تحریکات اور مہماں کی تاریخ بھی ہمیں یہ سبق دیتی ہے لیکن ہندوستانی مسلمانوں کا مزاج اس کے برخلاف معرکہ کو چکلیوں میں فتح کر لینے کا قائل ہے۔

ابھی ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں میں بھی میں انظر بنا دتا ہے مگر افسوس ہے کہ معاملہ الٹا ہے۔ مسلمانوں کی دوسری کمزوری جواب ایک نیشن کیریکٹ کارگنگ اختیار کرنی ہے، وہ ان کی اپنے قائدین کے بارے میں بے اعتمادی، بدگمانی، شدید احتساب، بے ضرورت تنقید اور کروار کشی ہے پھر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ برادران وطن کا اپنے سیاسی، تعلیمی، تعمیری رہنماؤں اور سماجی کام کرنے والوں کے بارے میں روایہ بالکل مختلف ہے، اپنے تھا، وہاں مہاراشر مسلم پرنس لایورڈ کی ایکشن کمیٹی کا جلس تھا، مجھے بھی اس میں شرکت کا موقع ملا، سنجیدہ اور تعمیری انداز میں گفتگو کا سلسلہ جاری تھا، اور ہفتہ تحفظ شریعت منانے کے لئے ضروری اقدامات پر غور کیا جا رہا تھا کہ اچانک ایک نوجوان کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک مضمون پڑھنا شروع کیا کہ زندہ قوموں اور ملکوں کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی جماعت کسی مسئلے

فمن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها أو إلى
أمرأة ينكحها فهجرته إلى ما هاجر إليه.
(٦) مصنف ابن أبي شيبة قلمي تحدّث دار المصنفين
شيلى أكيدى، أعظم كرده
ما خوازاز: سيرت النبي، ج: ٣، ص: ٢١٣، ٢١٥.
علامہ سید سلیمان ندوی مکتبہ مدنیہ اردو بازار، لاہور۔

الله مبارکہ،
ملك حی، الا وان حی
وإن في الجسد مضرة إذا صلح
الجسد كله، وإذا فسدة فسد الجسد كله
الله عز وجل.

﴿الْمَلِكُ حَمَدٌ، إِنَّمَا حَمَدٌ لِّلَّهِ مَحَارِمٌ، إِنَّمَا حَمَدٌ لِّلَّهِ مَحَارِمٌ
وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مَضَّةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ
الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ
الْأَوْهِيُّ الْقَلْبُ﴾
(٢) شعراء : ٨٩، پوری آیت اس
حکایت ہے، مگر جس رجھ کچھ بولیا جائے گا وہ اگے گا

غرض اسلام کے نقطہ نگاہ سے ایمان ہی من اتی اللہ بقلب سلیم۔
 میں اور اللہ کا فرقہ کو ہدایت نہیں کرتا۔
 (۲) بقرہ : ۲۸۳، ومن یکتمها
 ورسائل، مرتبہ ڈاکٹر سید سلمان ندوی مجلس نشریات
 بے بنیاد ہے، وہ ہماری سیرابی کا اصلی سرچشمہ ہے فناہ آثم قلبہ۔
 (۴) آ : ۳۲، من خشی الرحمن
 اسلام، ناظم آباد کراچی - ۲۰۰۳ء

امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانی کی
حیات و خدمات پر ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۹ کو دہلی میں ایک
برے بیانہ پر سینیار کا انعقاد کیا جا رہا ہے جسکا
افتتاح حضرت ناظم صاحب ندوۃ العلماء فرمائیں
گے۔ سینیار میں شرکت کے لئے حضرت ناظم
صاحب اور ڈاکٹر عبداللہ عباس صاحب ندوی دہلی
تشریف لے گئے ہیں۔

رس کے نقدان سے ہمارے کاموں کی حیثیت
رب سے زیادہ نہیں رہتی، کیونکہ وہ دیکھنے میں تو بالغیب وجہ بقلب منیب.
کام معلوم ہوتے ہیں مگر روحانی اثر سے خالی اور بے تجہ ہوتے ہیں، خدا کے وجود کا اقرار اور اس کی رضا حدیث نمبر (۱) کے ہیں۔ کتاب بدء الوحی،
باب کیف کان بدء الوحی إلى رسول الله ﷺ۔ عن علقمة بن وقاص اللىثي قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إنما الأعمال بالنیات، وإنما لامری مانوی،

قنج کے قدیم مشہور و معروف کارخانے سے تیار کردہ خوبصوردار عمدہ و اعلیٰ
شمlea العنبر ☆ عطر گلاب ☆ روح خس ☆ عطر مو تیا ☆ عطر گل ☆ عطر کیوڑہ
اس کے علاوہ فرحت بخش، دیریا خوبصورہ ہول سیل ریٹ پر ملتے ہیں۔

ایک بار آزمائی خدمت کا موقع دیں

محمد یسین محمد یامین تاجران عطر

اکسپریس ایڈمپورٹر، قنوج یو پی آئیڈ میل پر فیوم سٹر

(پرائیویٹ لمیئڈ) قنوج فون: 234445

شپ اور دیگر سوسائٹیوں، اداروں اور علم و ادب کے مراکز کا ممبر تائجی کو چنانگیا، اور یہ سب اللہ کا فضل و احسان ہے۔

حضرت ناظم صاحب ندوۃ العلماء سے جناب غریب جمیع (جده) کا ایک اثر و لیو

روبرو

سوال: حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی ترجمہ: جناب ناظم الدین کاشفی، اور گل آباد

سوال: اگر ہم قارئین کی خدمت میں حضرت مولانا محمد راجح علی ندوی ناظم ندوۃ العلماء وجاشین عربی زبان و ثقافت اسلامی کے ایک استاذ کی حیثیت تایفات ہیں اور غالباً بعض آپ کے مشورہ ہی سے لکھی گئی ہیں تو وہ کون کون ہیں؟

حضرت مولانا علامہ امام ابو الحسن علی ندوی کا ایک سے تقریباً عمل میں آیا یہ پانچویں دہائی سن عیسوی کے اوائل کی بات ہے، ۱۹۵۱ء میں میں نے اپنے خال شاختی کا رذہ پیش کرنا چاہیں تو وہ کارڈ کن چیزوں پر معظم حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کے اصرار مشتمل ہو گا؟ (جائے پیدائش، نشوونما، تعلیم، جن منصوبہ اور عہدوں پر آپ فائز ہیں، اور جن میں جاز کا دورہ کیا، فریضیح کی ادائیگی سے فراغت کے ہاں)۔ الادب العربی بین عرض و نقد (عربی) ۲۰۰۰ء۔ منتشرات من ادب

بعد ماموں جان نے مجھ کو مدد کر دی وہ منورہ کے اضافہ کی تفعیل ہے۔

جواب: میں محمد راجح ابن سید رشید احمد، نبا کتب خانوں اور علماء کرام سے علمی استفادہ نیز مجھ عربی (عربی) ۲۰۰۰ء۔ معلم الانشاء (حصہ سوم) (عربی) ۲۰۰۰ء۔ تاریخ الادب العربی (القسم الاسلامی) (عربی) ۲۰۰۰ء۔ مختار الشعر العربي (دو جلدیں) (عربی)

پھر میں شعبہ عربی زبان کے علمی کام کو جاری ہو گئی تھی دعویی کے پردہ کی، جو ان کاموں میں ایک سال سے زائد عرصہ گزرا۔

حضرت شیخ ندوی کے پردہ کی، جو ان کی حقیقی بڑی ہمیشہ ہوئی تھی، تعلیم و تربیت کے میدان میں نشوونما رکھنے کے لئے ندوۃ العلماء بلوث آیا، چند سال بعد (عربی) ۲۰۰۰ء۔ الادب الاسلامی و صلته بالحياة

میں اس شعبہ کا صدر ہو گیا، پھر کچھ سال بعد "کلیہ حزن کو اللہ نے قلم کی روافی و دیعت کی ہے۔

عزم میں پیش کی ہوتی ہے اور کہیں تردد و تذبذب یعنی بلکہ محض غفلت و بے تو جی ہو تو اس کا نام اگر چہ ریا ہے، اور اگر جو عزم میں سچا بخشنے کا ہے، ذکر گذاشتیں ہوتی۔ اسی طرح صدیقین کے عزم بھی

و والدین کا خاندان ایک ہی ہے، ان کا سلسلہ کتب نہیں کی جاتی لیکن ندوہ اس الزام سے بری ہے چنانچہ

حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی کے ساخن ارجمند اجداد میں مل جاتا ہے

میری پیدائش جس گاؤں میں ہوئی وہ سکریکلیان بعد مجھ کو دارالعلوم ندوۃ العلماء اور ندوہ کے دیگر

دائرہ شاہ علم اللہ الحسنی سے جانا جاتا ہے جو اتر پردیش شعبوں کا ناظم منتخب کریا گیا، اس کے ساتھ مجلس عالمہ، (اردو) ۱۳۰۰ء۔ دین و ادب (اردو) ۱۳۰۰ء۔ مقامات مقدس (اردو) ۱۵۰۰ء۔ اسلامی شریعت ایک محکم

او راسنی زندگی کی ضروریات (اردو) ۱۶۰۰ء۔ دو ۱۹۲۹ء کو ہوئی، میں نے عربی زبان خاص طور پر

حضرت مولانا علی میان سے پڑھی، پھر دینیات، اور ایک رہبر اور مثالی امت (اردو) ۱۷۰۰ء۔ مسلمان

معاشرتی و ادبی فنون ندوۃ العلماء میں حاصل کئے، اور تعلیم (اردو) ۱۸۰۰ء۔ سرفقد و بخار اسی پاریزیافت

عالی اسلامی کی رئیت، مشرقی ہندوستان و اطراف میں نے دوسری اسلامی جامعات میں بھی داخلہ لیا مگر

محض مدتوں تک رہا، میری تعلیم کی محیل دارالعلوم ندوہ کے علاقہ کی صدارت، برطانیہ کی آسٹفورد یونیورسٹی (اردو) ۲۰۰۰ء۔ سماج کی تعلیم و تربیت (اردو) ۲۱۰۰ء۔ غبار کارواں (اردو) ۲۱۰۰ء۔

العلماء میں جس میں دراسات علیا کے مرحلہ کی محیل میں قائم "آسٹفورد اسلامک ریسرچ سینٹر" کی ممبر (اردو) ۲۱۰۰ء۔

فرماتا ہے کہ "موم وہی ہے جو اللہ اور رسول پر ہاتھ آیا تو صدقہ کرنے کی ہے نہ ہوئی، اور حکومت می تو عدل و انصاف نہ ہو سکا، حالانکہ امتحان کا بھی طرف متوجہ کرتا ہوں، پس اگر اس کے دل میں بھی ماں ایمان لائے پھر نہ کچھ شبہ کیا اور نہ اللہ کے راست میں اپنے جان و مال سے دریغ کیا، بھی لوگ چھے ہیں۔" غرض صدق کے ان چھ درجوں میں کامل تکلیف اٹھانے کا موقع تو اس عزم کے پورا کرنے وقت ہے، کیونکہ دل میں عزم کر لینا تو کچھ دشوار نہ تھا سوئی اللہ کا خیال نہیں ہے تب تو وہ قول میں سچا ہے وہ جھونٹا، یا مٹلا کہتا ہے "ایساک نعم و ایساک نسبت ہی پیش آیا ہے۔ اور اس نے حق تعالیٰ سے بعض شخص ایسی بھی ہیں جو اللہ سے عبد فرماتا ہے کہ "بعض شخص ایسی بھی ہیں جو اللہ سے عبد مدد چاہتا ہوں۔" پر اگر دل کے اندر زر کی طلب اور مخالف صدق کا مرتبہ حاصل ہو گا اور چونکہ صدق ہی کا درجہ بھی ہے کہ قلب، اللہ تعالیٰ کو رزاق سمجھ کر اس پر بھروسہ رکھے اور تو کل کرے۔☆☆☆

لگے انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب میں نفاق پیدا کر دیا۔

صدق حالی

پانچواں درجہ یہ ہے کہ ظاہر باطن یکساں ہو یعنی ظاہر حالت بھی وہی ہو جو واقع میں باطن کی آئیں۔

عزم کا قصد تیرا درجہ عزم میں سچا بخشنے کا ہے، یعنی ظاہر حالت کا گر بھی مال ملا تو اتنی خبرات انسان اکثر عزم کرتا ہے کاگر بھی مال ملا تو اتنی خبرات میں وقار ہے مگر حقیقت میں قلب کے اندر وقار نہ ہو بلکہ محض لوگوں کے دکھانے کو ایسا کرے تو اس کا نام عمل کر دیگا۔ پس اس کا نام عزم ہے۔ مگر لوگوں کے

زکر گذاشتیں ہوتی ہیں جن میں اعلیٰ درجہ یہ ہے کاگرچہ اور جھوٹ ہے اس نے رسول مقبول علیہ السلام نے دعا کی جان جاتی ہے مگر عزم میں ضغف یا تذبذب نہ آنے ہے کہ "بار الہما میرا باطن میرے ظاہر سے بہتر پائے، جیسے حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عن فرماتے ہیں کہ "میری گروں ازادی جائے تو یہ مجھ کو اس سے بنادے اور ظاہری حالت کو صلاحیت عطا فرمائے۔"

مقامات میں صدق

چھتا درجہ دین کے مقامات اور عمارج میں سچائی کا ہے، یعنی خوف و رجا اور محبت و رضا اور توکل و محبوب ہونے ہی کا نام عزم کا سچا ہوتا ہے۔

عزم کے پودا کرنے میں صدق

بنادے۔ کیونکہ ابتدائی درجہ میں ان صفات کا صرف چونچا درجہ عزم کے پورا کرنے میں سچائی بنا دے کر جو اسی پاریزیافت نام ہے تو کہتا ہے مگر کیونکہ ابتدائی درجہ میں پہنچ کر چاہو تو قع رکھتے ہیں اور استعمال کے چنانچہ حق تعالیٰ پورا کرنے وقت کا مل اور سب نے جاتا ہے، مثلاً مل خوف اور پیغمبарт پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ حق تعالیٰ

جناب مولانا نذر الحفظ ندوی
کی پیروںی ممالک سے واپسی

جناب مولانا نذر الحفظ صاحب ندوی، استاذ

دارالعلوم ندوۃ العلماء پیروںی ممالک کے اسفار سے
اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں
کو ایسی ذی استعداد و رہنماؤں کا بدل عطا فرمائے جو
ان وفیات سے پیدا شدہ خلاء کو پر کرنے کی الیت
رکھتے ہوں (آمین)۔

وہی ذات ہے جو ہر قسم کے کارناموں اور مہماں کے
مسلمانوں کے کئی قائدین اور رہنماؤں اور عالم عربی و
دینیے اسلام کی متاز شخصیات بھی اللہ کو پیاری
قائدین کے کارناموں پر ذمہ دار یوں کے بوجہ تقدیم کر
ہو گئیں۔

وہی ذات ہے جو ہر قسم کے کارناموں اور مہماں کے اسفار سے
اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں
کو ایسی ذی استعداد و رہنماؤں کا بدل عطا فرمائے جو
تفق رہے ہوں، اور جو اپنی بے مثال خصوصیتوں کی
بناء پر ارباب حکومت و سلطنت پر بھی اڑانداز ہو، اور
مولانا نے محترم بنیادی طور پر معلم ہیں اور

ندوہ سے ان کا عشق ضرب الشیل ہے، اس کی تعلیمی
ترقی کے لئے وہ سماں فراہم کرنے کے لئے فکر مند
بھی رہتے ہیں اور کوشش بھی، ندوہ کے ارباب عمل
و عقد کو ندوہ سے ان کی عشق و دوستی کا احساس و اندمازہ
ہے چنانچہ اس نوعیت کے مشن میں ان کا چیز جیش

رہنا بجا بھی ہے اور ناگزیر بھی۔ چنانچہ گزشتہ دنوں
مولانا نے محترم نے کتب خانہ شیلی نہایتی، جو الحمد للہ
نادر و نایاب کتابوں پر مشتمل ہے، میں اضافے کے لئے
اور کتابوں کی فراہمی کے لئے پیروںی ممالک کے
اسفار کی صعوبتیں اٹھائیں اور عربی زبان و ادب کی
جدید بیش قیمت کتابیں ندوہ کو فراہم کیں۔ جس علم

دوست حضرات نے کتابیں عنایت فرمائیں اور اداہ
ان کا تہہ دل سے ملکور ہے اور ساتھ ہی مولانا نے
محترم کا بھی کہ ان کی یہ سی جیل ندوہ کی تعلیمی و ترقی
اور فکری فضائل کو احکام بخشی میں مدد و معافون ثابت
ہو گی۔ انشاء اللہ (ادارہ)

ایک ضروری وضاحت

جناب مولانا اقبال ندوی کی تجوید و حادثت سے بھیں رابطہ ادب
اسلامی کے سیوارنگت سے متعلق نہایت بیش قیمت مصنفوں
موصول ہوئے ہیں جن میں حضرت مولانا محمد اخراجی شدندوی
ائیں ہیں اور اس کا مضمون بھی شامل ہے۔ جملہ مصنفوں کی تعداد کو
دیکھتے ہوئے ہماری خواہیں ہے کہ ادب اسلامی پر ایک سبق
نمبر شائع ہو اور یہ مصنفوں اس نمبر کی نزدیک نہیں۔

اعلان ملکیت و دیگر تفصیلات

فارم ۲ روم ۸

مقام اشاعت: ندوۃ العلماء، ٹیکور مارگ، لکھنؤ

مدت اشاعت: پندرہ روزہ

مدیر عام: عشیں الحن ندوی

قومیت: ہندوستانی

پتہ: احاطہ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

پرنٹر و پبلشر: اطہر حسین

قومیت: ہندوستانی

پتہ: ۲۲- عدوان پلی، متصل جراه پلک اسکول، ہریکو روڈ،

دہلی، پوسٹ کا کوری، لکھنؤ

مالک کا نام: ندوۃ العلماء، ٹیکور مارگ، لکھنؤ

میں اطہر حسین تصدیق کرتا ہوں کہ مذکورہ بالامعلومات

میرے علم و لینین کے مطابق صحیح ہیں۔

(جناب) اطہر حسین

سکریٹری مجلس صحافت و نشریات، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

جو چیز مزید افسوس و رنج کا باعث ہے وہ یہ

جو چیز مزید تالیفات جو عنتریب چھپ

بہت بڑا ظاء ہے، اس سلسلے میں آس جناب کے

اوہ دیگر مزید تالیفات جو عنتریب چھپ
زدیک ہندوستانی ملت اسلامیہ پر چھائے ہوئے
جاتی ہیں، انشاء اللہ العزیز۔

اعزازی الیارڈ: (۱) عربی زبان و ادب میں
علمی خدمات کے اعتراف کے طور پر صدر جمہوریہ
اعزازی الیارڈ

(۲) ہندی بھومن اتر پردیش کی جانب سے ان کے
علمی مقام کا اعتراف کرتے ہوئے اعزازی الیارڈ۔

سوال: حضرت مولانا سید منت الشرحانی (اول جزل
تلمی قارم سے تعلق رکھتے ہیں، مسلمانوں کو بہت سی
حصیفیں، سوسائٹیاں اور اسلامی یونیورسٹیاں ہیں اور
رفیق سفر اور بہت سارے وسائل راست رہے ہیں تو

کیا آپ حضرت سے اپنے تعلق اور اس تعلق کے آپ
پر اشارات کے متعلق سچے تفصیل بیان فرمائیں گے۔

جواب: ہمارے حضرت کے اکثر اسفار دعویٰ
ہوا کرتے تھے یا جامعات (یونیورسٹی)، تلمی کمیٹیوں
اور دعویٰ مرکز کے سینگ بنیاد اور مشوروں کے تحت
ہوا کرتے تھے، تو ان میں سے جو سفر ہند ہوا کرتے

ہے، ہر ایک کی اپنی مخصوص مصالح اور حکمیتیں ہیں،
اس انتشار کا نتیجہ یہ ہے کہ عالم اسلامی مصلحت کوخت
ان میں بھی مجھے خدمت کا موقع فراہم کیا کرتے،
اس سلسلے نے مجھے دعویٰ اسلوب، علمی انداز اور

حکمت و آداب کے ان طور طریقوں کو اچھی طرح
سب ہی اس حقیقت کو سمجھتے تھے کہ حضرت والا

کی عزت حالات و کوائف پر اشارہ و تفویز رکھتے والی ان
تمام کوششوں کو سراہنے (چاہے وہ کوئی بھی پارٹی یا
جماعت نے کی ہو) آپ اسلام اور مسلمانوں کی
گوئی اور ملت کی تسلیم کی تمام تحریری کوششوں اور

محنتوں میں ساتھ دیتے اور اپنا تعاون فرماتے تھے،
تاکہ حضرت نے اپنی حیات مبارکہ میں جن تلمی

ترمی اور دعویٰ کاموں کو انجام دیا اگر موقع پڑ جائے
پوری طور پر مددگار ثابت ہوئی تھی اور جس سے دیگر
قائدین نبی دست تھے، اس طرح مختلف نظریات کی

سوال: بے شک حضرت امام ندوی رحمۃ اللہ
علیہ کا سانحہ دفاتر عالم اسلام کے لئے عام طور پر اور
ہندوستان کی ملت اسلامیہ کے لئے خاص طور پر اس
کارکنان و ذمہ دار ان اس موقع پر آپ کے نام نامی

امور کی باغِ ذور اللہ کے قبضہ تک درت میں ہے اور

ایک اور صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ ”اپے“ ”غیرہ جو کہ اسلامی قلمہ ہیں انہیں راحت رسائی مخفیوں کے باہمی تعاون سے ہدف ہایا جائے۔

اسی طرح ۱۳ ارجمندی کو امریکہ سے شائع

ہونے والے اقتضان پوسٹ نے اکٹھاف کیا ہے کہ

مسماٰ عالمی تنظیم help

(World Organisation) کے صدر فیصلہ بریور نے

ایک اخباری ائمہ دیوبیش کہا کہ ان کی تنظیم اب تک

۳۰۰ مخفیوں کو ”اپے“ سے باہر لے جائیں ہے،

انہوں نے اپنے اس بیان کی نقی کرنے کی کوشش کی

لیکن آل ائمہ دیوبیش علماء کمیٹی کے سکریٹری ڈاکٹر زین

مش الدین نے زور دے کر کہا کہ انہوں نے

World help آرجنائزیشن کے رضاکاروں کو

”اپے“ میں جا بجا دیکھا ہے، وہ مخفیوں کو خواکرنے

میں سرگرم ہیں۔

یہ مسماٰ ریشد دوائیوں کی ایک قابلِ نہت

نرکت ہے کہ مسماٰ مبلغین دنیا کو عیناً سیاست کے

سانچے میں ڈھانے کے لئے ارضی و سماوی آفات کا

ناجائز فاکٹہ اٹھا رہے ہیں۔

”اچھے“ ہی کیوں؟

بہت سے لوگوں کا یہ سوال ہے کہ آخر ”اپے“

ہی کیوں عیناً سیاست کا نشانہ بنانا ہے؟ اس کی وجہ یہ

ہے کہ میکی وہ بے مثال واحد علاقہ ہے جس پر بھلی

خوبی صدیوں میں بھی مسماٰ مشنری سرگرم ہیں

ہوئی، جبکہ یہاں علیحدگی پسند تحریک کی لادیتی

آنہنیں الوجہی بہت فردغ پاچکی ہے، لیکن اس علاقہ

میں اسلام کی جزیں اتنی پختہ ہیں کہ ان پر یہ تحریک اٹ

انہاڑنیں ہوئیں، میکی وجہ ہے کہ عیناً اس پاکیزہ

خط کو اپنی سازشوں کا ہدف بنانا چاہیے ہے۔

(”المجمع“ سے ترجمہ)

دینی مدارس کے طلبہ

اخبار و افکار

وہمنان اسلام کے لئے خاموش جواب ہیں

حضرت مولانا عبد اللہ عباس ندوی

گیاے رمراح (یقان عزیزی) مدارس کے طلباء وہمنان دین کے لئے خاموش جواب ہیں
یہ مسماٰ عالمی تنظیم help کے مخالفین مدارس کے تمام سازشوں کو ناکام کر دیا ہے، یہ
ان طلباء نے مدرسہ میں تعلیم حاصل کر کے مخالفین مدارس کے محتفہ مخفیوں کو ناکام کر دیا ہے، یہ
یاتی ممتاز اسکالر ندوۃ العلماء لکھنؤ کے معتمد تعلیمات مولانا ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی سابق پروفیسر
جامعہ الرفتی یونیورسٹی مکہ مکرمہ و مشیر اعزازی رابطہ عالم اسلامی نے گیا میں مدرسہ تریل القرآن

انہوں نے اپنے اس بیان کی نقی کرنے کی کوشش کی

لیکن آل ائمہ دیوبیش علماء کمیٹی کے سکریٹری ڈاکٹر زین

مش الدین نے زور دے کر کہا کہ انہوں نے

World help آرجنائزیشن کے رضاکاروں کو

”اپے“ میں جا بجا دیکھا ہے، وہ مخفیوں کو خواکرنے

میں سرگرم ہیں۔

ڈاکٹر عبد اللہ عباس صاحب ندوی نے ایک درجہ سے زائد کتابیں لکھی ہیں

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد اللہ عباس صاحب ندوی نے ایک درجہ سے زائد کتابیں لکھی ہیں

وہ مسماٰ ریشد دوائیوں کی ایک قابلِ نہت

نرکت ہے کہ مسماٰ مبلغین دنیا کو عیناً سیاست کے

سانچے میں ڈھانے کے لئے ارضی و سماوی آفات کا

ناجائز فاکٹہ اٹھا رہے ہیں۔

”اچھے“ ہی کیوں؟

بہت سے لوگوں کا یہ سوال ہے کہ آخر ”اپے“

ہی کیوں عیناً سیاست کا نشانہ بنانا ہے؟ اس کی وجہ یہ

حضرت مولانا نے فرمایا کہ ان مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ ناسب رسول ہیں ساتھ ہی

ساتھ ان اساتذہ کے زیر نگرانی یہ طلباء علم دین حاصل کر رہے ہیں حضرت مولانا نے طلباء کی تعلیم کو

وہی نہیں کہا کہ ہمیں اللہ کے سامنے روپورث دینا ہے اس نے ہم کوئی

غلط کام کریں گے تو اللہ کے سامنے جواب دہونا پڑے گا، اس موقع پر مدرسہ تریل القرآن کی پیش

رفت اور رو داد ہیں کرتے ہوئے مدرسہ کے ناظم قاری عظمت اللہ صاحب ندوی نے کہا کہ کم مدت

میں مدرسہ نے جو ترقی کی ہے وہ قابل ذکر ہے مدرسہ طلباء کی کفالات شبہ حفظ و قرأت کے ساتھ

ساتھ نہ ہو کے نصاب کے مطابق عربی شبہ قائم کر چکا ہے۔ حضرت مظہر سبحانی صاحب بھی اس موقع

پر اپنے نصیح موجود تھے اور ڈاکٹر صاحب کے رفق سفر تھے۔ (ملکری قومی تنظیم، پنجم ۸ مارچ ۲۰۰۵ء)

مولانا عبد الماجد دریابادی

اور اصلاح معاشرہ

قرفوں

محمد شیعث اور لیک تھی

لیکن اس سب کے باوجود نہایت افسوس کے
ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب بھی مولانا دریابادی پر انکھوں
ہوتی ہے تو عموماً ان کی زندگی کے اصلاحی پیشوں کو
نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور یہ باور کرنے کی کوشش کی
جائی ہے کہ وہ بنیادی طور پر ادب و انسانوں کے آدمی تھے

حالانکہ حق، صدق اور صدق جدید کے شذر مرات جیج
مولانا عبد الماجد دریابادی کی شخصیت تھا جس
حق کر رہے ہیں کہ وہ آسمانی دعوت و اصلاح اور ترقی کی سلوک
بیان نہیں وہ تو آسمانی دعوت و اصلاح اور ترقی کی سلوک
رجال صدقوا معاہدو اللہ علیہ فنمہ من
کے نہر تباہ تھے اور ان کی زندگی صدق و صفا کی
قضی نجہ و منہم من ی منتظر و ما بدلوا
روشن کتاب تھی، اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو بڑی خوبیوں
نبیلہ (الاحزان: ۲۳)

ترجمہ: ایمان لانے والوں میں سے ایے
سے نواز اتحاد، وہ بیک وقت ایک صاحب طرز ادب
وے الذی جاء بالصدق و صدق بے
لاؤ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد
تحمی، ممتاز انشاء پرداز تھے، فلسفی تھے، کامیاب صحافی
کو سچا کر دکھایا ہے، ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری
تحمی، عالم دین تھے، مفسر قرآن تھے، تحقیق و فقاد اور
کرچکے اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے، انہوں نے
حکم اسلام تھے، سچائی ان کا شعار تھا اور درود مدنی
جو شخص سچائی لے کر آیا اور جنہوں نے اس کو جماعت
و دل سوزی، اخلاص و وضع داری، انصاف پسندی
و دل روانی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

الل علم جانتے ہیں کہ مولانا دریابادی ان
مصلحین اور صلحائے امت میں شامل ہیں جنہوں
باقی، گفتار و کردار کی ہم آہنگی ان کا طرہ اتحاد، وہ
کے نام سے ایک مستقل کالم شروع کیا، جو اپنی اثر
آفرینی اور ترقیتی و اصلاحی مضامین کی وجہ سے بہت
مقبول ہوا مولانا ایک موقع پر اپنے موقف کی وضاحت
کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”صدق“ کا مسلک و مزانج اچھا ہے یا بدی، جیسا
کہ ذریعہ وقت کے سیاسی، معاشری، سماجی اور فکری
طاغوتوں کا مقابلہ کیا، بعض کو جہاد بالسیف کا رجہ بلند
برتے تھے، ان کا ادب و محافت تحریری و ابلاغی تھا
اور اس سے وہ معاشرہ کی اصلاح اور جہان تازہ کی
ملا تو بعض جہاد حرف کی سعادتوں سے بہرہ ورہوئے،
اور اس سے وہ معاشرہ کی اصلاح اور جہان تازہ کی
تحریر چاہتے تھے، انہوں نے ناموس فن اور اس کی
وہی نہیں کہا کہ ہمیں اللہ کے سامنے روپورث دینا ہے اس نے ہم کوئی
قدوامی، عبد الماجد دریابادی آبادی (۱۹۵۸ء، سماجی اصلاحی و مدنی)
سلطان جاڑا“ کی کلاہ فضیلت نصیب ہوئی، مولانا
دوشیزگی و جمال پر حرف آنے نہیں دیا، حالانکہ اس
دوران میں ادب کے نام پر اخلاق پاٹھ افکار اور
عبد الماجد دریابادی آبادی اسی سلسلہ دعوت و اصلاح کے
انہوں نے جس طرح خود محافت کو اصلاح معاشرہ کا
ٹھہرانہ نظریات کے بارہا جو کئے ہے اور کتوں
ایک عظیم قائد سالار تھے، انہوں نے نصف صدی
کو منجھے و دستار ازالے کیے، لیکن مولانا کی ذات
سے زائد عرصہ تک جہاد حرف جاری رکھا اور وہ بجا
طور پر ”من المؤمنین رجال صدقوا معاہدو اللہ علیہ الخ“ کے مصدقہ نظرے
کی کہ بقول اقبال ع

لے رہے گوئے تھے اور لیکن چارخ اپنا جملہ رہا ہے

تعریفات اور تحریر

اور کمی بھی اس ملک کے زرگتی پیداوار ہے، تکفیریں
زمین کے قابل کاشت ہوئی کی وجہ سے لوگوں کی
اقتصادی صورت حال یہ ہے کہ ستر نہ مدد اوگ الحمد للہ
خوشحال ہیں، اور فقر و فاقہ، غربت و افلاس کی جملہ
بیماری سے بحال ہیں۔

جمهور یہ اسلامی تا جکستان

محمد فرمان نیپالی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

جمهور یہ اسلامی تا جکستان ایک آزاد ملک
معمولی کوششوں سے تا جکستان کا یہ پورا علاقہ دولت
اسلام سے مالا مال ہوا، محمد عباسی میں وسط ایشیا کی
ریاست وجود میں آئی، اس کا محل وقوع وسط ایشیا ہے، اور
اس کے شمال میں ازبکستان اور کرغیز یا، جنوب میں
افغانستان، مشرق میں چین اور مغرب میں بحر قزوین
جتنی بتوسیں اور دوسری صدی ہجری میں یہاں سامانوں
واقع ہے۔

تا جکستان کے مشرقی و جنوبی حصوں میں دنیا کی
مشہور ترین پہاڑی "بامیر" کا خاص حصہ پھیلا ہوا ہے،
بخارا اس وقت عالم اسلام کے متعدد شہروں میں تھا،
لیکن حالات نے کروٹ لی تو ۱۹۹۰ء میں ترکوں کے
ہاتھوں یہ شہر جاہ دیر باد ہو گیا، اور پھر اس کی علمی
حیثیت لوٹ کر نہیں آسکی، تا جکستانوں کا سفر خر سے
اونچا ہونا چاہئے کہ ان کے اس ملک میں امام بخاری
(ت ۲۵۶) امام ترمذی (ت ۲۷۹) جیسے ماہرین
سے گزرتا ہے۔ ☆☆☆

تا جکستان کی مکمل آبادی سائنس لاکھ ہے، یہ
شہاس این سینا جیسے حکیم و قلمی فردوسی اور فارسی
ملک ۱۳۱۳ء امریع کلو میٹر پر پھیلا ہوا ہے، یہاں کے
را بیعت کے مشہور شاعر، عمر خیام جیسے ماہرین
شعروخن اور ابو محمد خوجدی جیسے ماہر فلکیات ہیدا
ہوئے اور انہوں نے اس ملک کا نام روئے زمین
کے شہرت یافت ملکوں کی فہرست میں لکھوا یا۔

تا جکستان اپنے معدنیاتی ذخائر اور جائے قوع
کی بہتری کی وجہ سے بیشہ شہروں کی سازشوں کا شہنشاہ
او رانگی امور کے مرکز موجود ہیں۔

بنارہا ہے، اس پر شروع ہی سے مدد را اور عروج و زوال
خاص علاقہ دو شنبیہ ہی ہے، تا جکستان کے شہروں
یورا نیم، سوتا، چاندی، اور میڈہ جات ہیں، روکی کی
میں دو شنبیہ، ترمذ، خوجند، اور بیک آباد بہت ہی اہمیت
کاشت خوب کی جاتی ہے، زراعتی لحاظ سے اس کی
کے حامل ہیں، اول الذکر شہر دو شنبیہ ہی ملک کی
سالانہ مقدار دوں لاکھن ہوئی ہے، مزید برآں گہوں
راجدھانی ہے، روکی کے اقتدار کے زمانہ میں اس کا
وقت سے بخشن و خوبی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

میں مسلمان سمجھتے کی عادت ڈال لیں۔" (خطوط سے زیادہ دخل، ان کے مجذبیاں اسلوب کا تھا، ایسا
اسلوب جسمیں طرف تھیں، تجھی نہ تھی، مراج تھا، لیکن تھیک
نہ تھی، بھی وجہ ہے کہ ان کی طنزگاری جہاں لطف طبع
کا سامان فراہم کرتی تھی، دہاں قاری کو غیر شوری پر
دعوت احتساب عمل بھی دے جاتی ہے، لکھنؤ میں
پنگ بازی کے مقابلہ پر مولا نا کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں:
”شباش لکھنؤ! اور زندہ با دلت اسلامیہ! ایسے
پڑتا ہے، مثلاً شعراء و اساتذہ جیسا کہ جوش لمحہ آبادی
میدانوں کے مردمیاں سوانے خیرامت کے کہاں مل
کے نام مولا نا کے اس خط سے پڑتا ہے، واقعہ یہ
کہتے ہیں! ہوش رہا گرانی نے مزانیم فاقہ کیا چکھا دیا
ہے کہ اخبار میں یہ بخشنگ ہوئی تھی کہ جوش نے بادہ
نوشی رک کر دی ہے، اس پر مولا نا نے بڑی سرست کا
نکات یہ تھے:

اٹپار فرمایا اور ان کو لکھا:

”کیا بتاؤں کتنی سرست ”قوی زبان“ میں
خدمت خلق بھی، اس کے تحت میں آجائی ہے۔

ترک بادہ نوشی کی خبر پڑھ کر ہوئی، مخلصانہ مبارک باد
۲۔ پیک کے جذبات کی محفل نماہنگی پر ہرگز

صدق دل سے چیش ہے۔

ایسی شی جو مزیل عقل ہو، ہرگز کسی صاحب
اصلاح کی کوشش بھے۔

فہم و ادراک کے شایان شان نہیں ہے، اب دوسرا
3۔ حیات ایک حتمی تجارت نہیں، بلکہ ایک

خوشخبری سننے کے لئے بھی مشائق و مختبر ہی نہیں
تم کی عبادت ہے، بس اسی کو نصب اعلیٰ بن کر ہیش

دعا گہوں، آپ کی شرافت پر مجھے ہمیشہ اعتماد رہا ہے،

۴۔ دیانت کے امتحان بھی اس راہ میں آتے
اور میراوجдан یقین کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ جس قلم

گھر اس حضرات کی ایک نشت گمراں اعلیٰ جانب
مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری کی صدارت میں

ہے نامکن ہے کہ وہ اپنے مولیٰ کے حضور میں، مفکر
و مکتب، باغی و طاغی کی حیثیت سے حاضری دے،

اصلاح معاشرہ کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں
(خطوط ماجدی، ص ۲۲۵)۔

لیکن افسوس کی یہ خبر صحیح تھی۔ اسی طرح جب

شہبکار ہیں میں بھی متصدِ اصلاح کو پیش نظر رکھتے
تھے، چنانچہ اپنے خوب طوط جوار دو ادب کا عظیم

ڈاکٹر محترم الدین آرزو کی تقریبی لکھر کی حیثیت سے
ہوئی تو ان کو یہ لکھا کہ:

جو عالمی مغربی ملک میں رہے تھے کو لکھتے ہیں:

استاذوں کے دیدار ہونے کی ضرورت تو
”انگریز گھنی اور کسی حال میں ہو پاپے کو
ہمیشہ تھی سے تھی، ان دونوں کی گناہ اور بڑھنی ہے۔“

”انگریز ہی سمجھتے ہے اور سیکی حال روکی، امریکی، جرسن
(خطوط ماجدی، ص ۲۹)۔

مولانا دریابادی کی اصلاحی کاوشوں میں، سب

قضیہ کا تصریف کر کے چین کا سانس لئی دشمنوں نے
ملک کے مغربی خطدار فور میں شورش کو ہوا دیدی۔

دادخود

دارفور سودان کے مغرب میں واقع ہے، یہ

سلامان نگہندی

جمهوریہ سودان

(حقائق و خطرات)

علاقہ تقریباً ۵۰۰ مربع کیلومیٹر میں پھیلا ہوا ہے،
سودان شمال مشرقی افریقہ میں واقع براعظم کا جمهوری ملک بنا، کیم جنوری ۱۹۵۲ء میں اس کو باقاعدہ مسلمانوں کی آبادی یہاں ۱۰۰% فیصد ہے، تقریباً ۲۰ سال کے عرصہ سے یہ خط خانہ جگل کا فکار ہے۔
سب سے بڑا عرب ملک ہے، اس ملک کا حدود دار بعد آزادی نصیب ہوئی اور اسی سال اس نے اقوام متحده کی رکنیت بھی حاصل کر لی، لیکن یعنی اسی وقت جب عرب زاد اور افریقی زادوں کی بھی بحث اس خط میں جمهوریہ، شمال میں مصر اور لیبیا، مشرق میں اری شیرا سودان آزادی کے لئے جدوجہد کر رہا تھا اس کے بجران کا سبب مانا جاتا ہے، ساتھ ہی ان کا یہ مطالبہ اور انتھوپیا اور جنوب میں کینیا، یوگنڈا اور کانگو ہیں، جنوبی خط میں بغاوت کی چنگاری بھڑک گئی۔
سوڈان میں پیش آنے والے واقعہات ان شورش ملک کا رقم ۹۶۷۳۹۱ مربع میل یا ۲۵۰۵۸۱۰ مربع کیلومیٹر ہے، اس ملک کی کل آبادی ۲۹ ملین ہے، یہ خط تقریباً ۴۰۰ میلیون کیلومیٹر طویل ہے، یہاں کی آبادی ۶ ملین کے قریب ہے، جن میں مغرب کی بھی چینی مسلمان اس ملک میں ۸۰% فیصد ہیں عیسائی سرکاری دعوای دلوں پر دارفور کے مسئلے ۵۵% فیصد اور باتی مقامی عقائد کے مانے والے ۱۸% فیصد مسلمان ہیں، عیسائی ۷۱% فیصد ہیں جبکہ ۱۸% فیصد آبادی کیوں نہیں اور ملدوں کی ہے، برطانوی نے جس طرح مغربی معاشرہ میں ایک بھجوان برپا کر کرتی ہے۔ ستمبر ۱۹۸۳ء تک عدیلہ و حصول سول اور دوسری سے یہ کوشش کی جاری تھی کہ اس خط کو سودان دیا ہے وہ قابل دید بھی ہے اور قابل شنید بھی۔ لیکن ایسا ہے آپ کو باوقار بنائے رکھا۔

اسلامی میں بنا ہوا تھا۔ ۱۹۸۳ء میں اسلامی قوانین کا اسلامی میں بنا ہوا تھا۔ ۱۹۹۱ء میں عیسائی تغذیہ اور بغاوت کے لئے ملک کی شکل دیدی جائے، اس سلسلہ میں قابل غور بات یہ ہے کہ مغرب (یہودیت و مسیحیت) کی اس بے گلی اور بے میں تجدید کا عمل پیش آیا۔ سودان گوکہ مسلم اکثریت کی شکل اختیار کر لی، ۱۹۹۱ء میں بغاوت کی اس تحریک نے شدت اختیار کر لی، اور آخر کار ۱۹۹۷ء میں حکومت سودان اور باغیوں کے درمیان "اویس البابا" تو بعد میں لیا جائیگا۔ اس وقت سرداشت دارفور کے مسئلہ میں مغربی دنیا کی مداخلت کی چند حلکیاں جو شکل دیدیں۔ اس کے علاوہ کئی قبائلی گروپ بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے مقام پر ایک امن معادہ طے پایا۔ لیکن ۱۹۸۲ء کے مقام پر ایک امن معادہ طے پایا۔

(۱) امریکہ کی ۳۵، عیسائی چینیوں نے جن میں حضرت نبی کے عبد میں باغیوں نے ایک مرتبہ ۲۲ میلین مسلمانوں پر مشتمل ہے جن کی زبان عربی ہے۔

یہاں کی آبادی کا حصہ ہیں۔ ملک کی اکثریت ۲۲ کی جانب ہیں، بھوپال، مدھیہ پردیش، اندھرا پ्रدیش، کارناتکا، مہاراشٹر، گوجرانوالہ، احمدیہ، سندھ، پنجاب، پختونخوا، کشمیر، جموں کشمیر، کے ارکان کی تعداد ۵۰ ملین ہے امریکی صدر بیش کے تھیمار اٹھا لیا اور ایک طویل خوزیری کے بعد نام ایک شکایتی خط ارسال کیا ہے جس میں مسئلہ سودان اور خلفہ جنگی کی جانب ہیں۔

برطانوی سامراج جنگوں میں دم توڑ رہا تھا، سودان کے درمیان معادہ طے پائی گیا، لیکن یہاں مقبوضہ ممالک کے بعد دیگرے آزاد ہو رہے تھے، ان آزاد ممالک میں عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا بھی معقول انتظام ہے۔
اکھار کیا ہے اور صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جلد از داخی بغاوتوں اور خانہ جگیوں کی بیچ بوتا گیا، اس کی کمی حکومت سودان کی بدعتی تھی کہ قیام امن کی طرف ایک مثالیں عالم اسلام سے دی جا سکتی ہے، سودان کا بھی سبی خرچ ہوا، ۱۹۹۵ء میں یہ ایک مستقل بجا پلیا اور قبل اس کے حکومت جنوبی خط کے مبنیاب - حاجی محمد بارون ایڈوکیٹ۔ (بانی و ناظم اعلیٰ) نو: 0091-755-2543466, 2642715

آنکھوں کی جانچ اور چشوں کا ایک قابل اعتماد مرکز

چشمہ ساگر

ہمارے یہاں کمپیوٹر کے ذریعہ آنکھوں کی جانچ کی جاتی ہے

Auto Refractor Meter AR-860

نوکر اس کوٹنی لنس ☆ ہائی اڈیکس ریزی لنس
نیسی پاور اور ڈیپ کے پیشے

ایک بار خدمت کا موقع دیں

آہمیتیں: اے رحمان (علیگ)

۲۱۲، ہجتیخ، عظم گزہ، فون 008008

مشہور انشور مصطفیٰ طیان کے قول کے بوجب ہوا، اور اس کا سب سے خطرناک ایتم بم اسی سر زمین کے مواد خام کو استعمال کر کے بنایا گیا، اس طرح کی وجہ سے چھاتے ہے کہ تاجستان کی اندر ونی وضاحتیں سے پہنچتی ہیں اسی وجہ سے اسرا میں وامریکہ نے وقت فرمائے ہیں اسی وجہ سے اسرا میں وامریکہ نے وقت نظریات جو مادہ پرستی سے عبارت تھے خوب پھیلائے جاتے تھے، اور شفافی اور اوریوں اور یونیورسٹیوں کے انجیا ہے، یہ ملک نومبر ۱۹۹۱ء میں روس سے آزاد ہوا، اس کا طرز حکومت جمہوری ہے، آبادی کا سالانہ اضافہ وہاں کے باشندوں میں بیداری کی لمبائی اور سامنہ سال تک روی اقتدار کے زیر سایہ رہنے والے اس ملک میں غیر معنوی تدبیلی آئی، آزادی کے فوراً بعد تین ہزار مساجد اور ایک سو چینیہ علی مرکز قائم کے کے جن میں ایک میں کم و بیش پارہ موظبی اور دو سو ایسی طالبات زیر تعلیم ہیں، اس طرح تاجستان نے اپنی اسلامی شاخت کو بالکل نہیں کھو بیکھر دیا اور اس کا احیاء کر کے آپ کو باوقار بنائے رکھا۔

مولانا برکت اللہ بھوپالی ایجوکیشنل اینڈ سوچل سروس سوسائٹی (رجسٹرڈ-86/17234)

کے زیر اهتمام

جنگ آزادی کے عظیم مجاہد، حضرت شیخ الحنفی کے شاگرد اور پہلی جلاوطن حکومت کے وزیر اعظم

پروفیسر مولانا برکت اللہ بھوپالی

کیا، میں قائم دینی و عصری تعلیم کے اہم مرکز

☆ برکت اللہ پلک ہائرشیکنڈری اسکول

گاندھی نگر، بھوپال، مدھیہ پردیش، اندھرا

☆ برکت اللہ گرلس ہائرشیکنڈری اسکول

سلطانیہ روڈ، شیلی فون ایچنخ کے سامنے، بھوپال، ایم پی، (انڈیا)

☆ غریب اور نادار مغلس طلبہ کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ مجاہد کی کشت اور بہتات ہے، اور ایسے قیمتی کار خانے ہیں جو ہماری توجہات کا مرکز ہیں، اسی کا رکن کی اپورث میں ہے کہ تاجستان کے شمالی علاقے میں

کار خانے ہیں جو ہماری توجہات کا مرکز ہیں، اسی

کو قابل استعمال ہانے کا کار خانہ ۱۹۹۳ء میں تیار

میں سوڈان پر بھی قابض ہو گیا، اس کے بعد عیسائی اور نہیں یہودیوں کو اس علاقے میں کسی متاثر اقدام کا آیا، عیسائی اور یہودی لاہیاں سرگرم ہو گئیں اور لگے مشریق سوڈان میں مذکوری دل کی طرح داخل ہو موقع ملا، چنانچہ عرصہ سے ان دونوں اسلام و مشریق سوڈان میں قبائلی انتشار کا فائدہ اٹھاتے مشریق سوڈان میں مذکوری دل کی طرح داخل ہو مشریق سوڈان میں قبائلی انتشار کا فائدہ اٹھاتے تھیں۔ جنوب، مشرق اور شمال تینوں اطراف میں طاقتوں نے اس خط کو شانہ بنارکھا تھا، قابل ذکر بات ہوئے دارفور کے بھر جان کو جنم دیا، اور اس طرح امریکہ کی قیادت میں دونوں طاقتوں کو اپنے مقاصد ان مشریقوں نے اپنے پنج گاؤں دیے۔ ۱۹۹۱ء کی یہ ہے کہ دارفور کے موجودہ بھر جان سے بہت پہلے تھی اسی سیہونی طاقتوں نے اس بات کی منصوبہ بندی تکمیل کی تھیں اور سیہونی طاقتوں نے اس بات کی طرح اس تکمیل کی تھیں ایک رپورٹ کے مطابق سوڈان میں اس وقت تک کری تھی کہ عراق و افغانستان کی طرح اس تکمیل کی تھیں اور سوڈان کا موقع مل گیا۔

صہیونیت اور سوڈان

تاریخ کے مطالعہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ امریکہ کے ذریعہ تاخت و تاریج کر دیا جائے، چنانچہ سیکڑوں کی تعداد میں شفا خانے قائم ہو چکے تھے اور یہودیوں نے فلسطین سے پہلے سوڈان کی کوپانی جائے روز بروز اس میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ ان عیسائی شویارک نامنز (۲۰۰۳ء) کی ایک خبر کے طبق بنا تھا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو مطابق جو نیز بیش نے جب پہلی مرتبہ عہدہ صدارت مشریقوں نے اپنا پہلا نشانہ جنوبی سوڈان کو بنایا اور کی، اس ناکامی نے صہیونیت کو جان غیر کردیا اور اس مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ مسلمانوں کو اس خط سے سنبھالا اس کے پچھے ہی دونوں بعد وہاں تہذیب میں سے، صدر کے سیاسی مشیر "کارل روڈ" سے ایک وفد نے سوڈان کی سالمیت کو ہرگز طریقے سے تھانے بے خل کیا۔ چنانچہ ۱۹۹۱ء میں سب سے پہلے جنوبی ملاقات کی اور یہ مطالبہ کیا کہ صدر بیش سوڈانی مسئلہ پہنچانے کا فیصلہ کر دیا، چنانچہ اس نے سوڈان کی سوڈان میں شمال کی جو فوجیں تھیں وہ ہٹا دی سرحدوں پر جیسے ایسے تھیں اور اس تھوپیا ہے یہاں کے ہیں۔ ۱۹۹۸ء میں اس خط کی سرکاری زبان عربی جنوبی خلیج میں بلند ہو یا سیاسی بھر جان کا آغاز مغربی سوڈان کی جدوجہد آزادی کے جو حرکات تھے اس میں سب سے بڑا حجراً میں اس خط کے امکانات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ایک سوال۔۔۔ خود مختاری کی آواز کے بعد سوڈان کی تعداد میں دیا تھا کہ "اگر جنوبی خط کے انہوں نے ۱۹۹۰ء میں دیا تھا کہ "اگر جنوبی خط کے سے بدلت کر انگریزی اور تحریر کے لئے لاطینی کی ایک ریاست افریقی "مشی فرجی" نے ایک کتاب گیٹ" اسکی بدل میں ستم اور چھ ماہ کے قیدی، تشدد خلیفہ کیا گیا۔ سرکاری جمیٹی جمعہ کے بجائے اتوار کو شیشیت کی تویت کی چیزیں؟ کیا یہ بغاوت غلبہ اسلام کا جذبہ تھا، یہی وجہ تھی کہ وہاں کے قائدین آئندہ چند سالوں میں دین میخ کا پیروونہ بنایا گیا تو وہ صرف اس لئے ہے کہ دارفور کے مسلمان یا جنوبی خط کے مطالیہ کیا بلکہ اس کے لئے عملی کوششیں بھی کیں۔ ایک تویہ کے اس وفد میں جہاں ایک طرف "واٹر (۳) جغرافیائی اقتدار سے اس میل رواد پر بندگانے کے لئے محن اپنے حقوق کے حصوں کی کوششیں ہیں؟ اگر ایسا ہے تو اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والوں کو ان کے حقوق پر درست چاہیے، اور مغرب کی اس سلسلہ میں جنوب میں یونگنڈا، کینیا اور کانگو جیسی عیسائی ریاستیں جاتا چاہئے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی قابل غور ہونا ہے کہ مغربی دنیا صرف سوڈان کے مشورہ کی تخفیذ کی گئی، دنیا بھر میں اپنی سرحدوں اور عیسائیوں کو تعلیمی میدان میں آسے اس کا ناگزیر تھا۔ (۵) قدرتی زخارات پرول اور یورپیں کی دولت سے بھی یہ ملک مالا مال ہے، اور ابھی حال ہی میں امریکہ نے دیکھا گیا اور ان کے مشورہ کی تخفیذ کی گئی، دنیا بھر کے عقلف خلوں میں پرول پاپ لائن پچانے کا کام میسا یت کا قابل سوڈان میں۔ جنوبی سوڈان میں عیسائیت کا پہلا قابل عیسائی مبلغ "دانیال کبوتنی" میں عیسائیت کا پہلا قابل عیسائی مبلغ "دانیال کبوتنی" ہے جوہ بیانی میں اس طرف کے اس ملک کی طرف متوجہ کیا، پھر ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا جس کے تحت سوڈان کو ایک عیسائی ملک میں ۱۹۸۹ء میں شروع ہوا جب برطانیہ نے مصر پر قبضہ کیا۔ تیرسا مرحلہ اس وقت آیا جب برطانیہ ۱۹۸۹ء تک جنات، امرارج ۲۰۰۵ء

کے ہر قسم کے مفادات کو تحفظ حاصل ہو سکے اور صورتحال اس بات کی غماز ہے کہ اس نے ہمدردی کی کفر کرنے کو "اجتہادی نسل کشی" کا نام دیا ہے۔ آزمیں کوئی اور ہی کھل کیا جا رہا ہے، آزادی (۳) امریکہ نے اس خط میں جلد از جلد اس بھالی دلانے کے نام پر کوئی اور مقصود حاصل کیا جا رہا ہے، اور کوئی بنا نہیں کے تھیں بات کے لئے حکومت سوڈان پر عقلف قسم کی اس کے حقیقی اسباب و تحریکات کیجاوے ہیں۔ پابندیاں عائد کر دی ہے۔ (۴) ناجیریا، افریقہ اور پابندیاں فرمی شورش زدہ خط میں اس بھالی کے نام پر خدمہ زدن ہیں۔ (۵) یورپیں اتحاد نے بڑی اہمیت و خصوصیت کا حامل ہے:-

(۱) مشرقی افریقہ کا یہ سب سے بڑا عرب ملک ہے۔ (۲) سوڈان ان ممالک میں سرفہرست ریاستوں کی طرف اسلام کے بڑھتے ہوئے قدم کو ہے جہاں پر اسلام صرف دعوت کی تباہ پر کھیلا اس روکنا حوال ہو جائیگا، اس کی تعداد میں جنوبی سوڈان سے اس خط میں اسلام پسندی کے رجحان اور اس چندہ وصولے کا کام انجام دے رہی ہے۔

کے قدم جنے کے امکانات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ایک سوال۔۔۔ خود مختاری کی آواز جنوبی خط میں بلند ہو یا سیاسی بھر جان کا آغاز مغربی سوڈان کی جدوجہد آزادی کے جو حرکات تھے انہوں نے ۱۹۹۰ء میں دیا تھا کہ "اگر جنوبی خط کے ان سیاہ فام قبائل کو جو مقامی عقائد کے حامل ہیں خلیفہ دارفور میں ہو۔ یہاں پر سوال یہ ہے کہ کیا یہ کو شیشیت کی تویت کی چیزیں؟ کیا یہ بغاوت غلبہ اسلام کا جذبہ تھا، یہی وجہ تھی کہ وہاں کے قائدین آئندہ چند سالوں میں دین میخ کا پیروونہ بنایا گیا تو وہ صرف اس لئے ہے کہ دارفور کے مسلمان یا جنوبی خط کے مطالیہ کیا بلکہ اس کے لئے عملی کوششیں بھی کیں۔

(۳) جغرافیائی اقتدار سے اس میل رواد پر بندگانے کے لئے محن اپنے حقوق کے حصوں کی کوششیں ہیں؟ کیا یہ ہے تو اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والوں کو ان کے حقوق پر درست چاہیے، اور ایسا ہے کہ کیا یہ اہمیت رکھتا ہے، شمال میں دوسرے عرب ممالک جیسے یہاں عیسائی مشریقوں کے لئے ایک مرکز کی ختن مصر اور لیبیا ہیں جن سے اسرایل خائف ہے، تو ضرورت ہے۔ ۱۹۹۰ء میں "ادنیرہ" کے مقام پر جنوب میں یونگنڈا، کینیا اور کانگو جیسی عیسائی ریاستیں جاتا چاہئے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی قابل غور ہونا ہے کہ مغربی دنیا صرف سوڈان کے مشورہ کی تخفیذ کی گئی، دنیا بھر کے عقلف خلوں میں پرول پاپ لائن پچانے کا کام مکمل ہے، اور ابھی حال ہی میں امریکہ نے دیکھا گیا اور ان کے مشورہ کی تخفیذ کی گئی، دنیا بھر کی عقلف خلوں میں کتنی قومیں دوسری قوموں کے قلم و تم اور اتحاد کے ہلکار ہیں، حق ملنی سے دوچار ہیں اور علیحدگی کی آواز بلند کر رہے ہیں اس پر مغرب کے کان کوں نہیں کھڑے ہوتے؟ جس کی قیادت میں داخل ہوا، ۱۹۸۸ء میں ہاں مبلغ کا انتقال اس ملک کی طرف متوجہ کیا، پھر ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا جس کے تحت سوڈان کو ایک عیسائی سرگرمیوں کا دوسرا مرحلہ ۱۹۸۲ء میں شروع ہوا جب اس طرف اپنی سرحدوں کو تبدیل کر دینے کی کوشش شروع کی گئی تاکہ مغرب

اغراض و مقاصد بھر جان میں شدت آنے سے پہلے ہی شروع ہو چکا ہے تو اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والوں کو اس پر بھی عبادات سے روک دیا گیا بلکہ ایسے لباس پر بھی جنوبی سوڈان کا مسئلہ ہو یا مغربی سوڈان کا اور تھا۔ انہیں کو شہوں سے متاثر ہو کر صدر بیش نے پابندی عائد کر دی گئی جس سے اسلامی تہذیبات کی بو سوڈان سے متعلق اپنا پہلا بیان ۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء کے وکیل کی خاطر میں مذہبی آزادی کی خلافت اور آتی ہو۔ مسلمانوں کو تعلیم سے روک دیا گیا اس کے کر "ہم دنیا کے ہر خط میں مذہبی آزادی کی خلافت اور بال مقابل محدود اور عیسائیوں کو تعلیمی میدان میں آسے انسان کی عزت و شرافت کی خلافت کے لئے جدہ پیش میں آستا ہے، مسئلہ کی خلیفہ کا ہو سوڈان کی سا بڑھایا گیا۔ جنوب کے مسلمانوں کو جلاوطن کیا گیا اور جہد کر یعنی، کیوں باسے لیکر جنین تک اور جنین سے لیکر لیت اور اتحاد کو نقصان پہنچا کر عیسائی اور یہودی سوڈان تک۔ دوسرا بیان انسوں نے ۳ مئی ۱۹۹۱ء دہ ملک اپنے کو اخلاق پر پابندی عائد کر دی گئی آزادی حاصل کرنا چاہتی ہیں، ذہل میں ان اغراض و مقاصد میں دیا کہ "سوڈان میں سب سے زیادہ مذہبی آزادی کو اختصار کے ساتھ جو بات عیسائی پرقدگان لگایا جا رہا ہے۔"

عیسائیوں کے ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا جس کے دائرہ اثر و نفوذ سے ہمیشہ باہر رہا، دارفور کے خط کا بھر جان معاہدہ کی شکل میں شتم ہوتا ہوا نظر بھر جان سے قبل نہ تو وہاں ایک گرجا گھری تغیر ہو سکا۔

علمائے صادق پور

صاحب کی زندگی میں تھی چند سال میں مجاهدین نے
سرحدیں اپنی حکومت قائم کر لی۔ سکھوں نے ہزاریت
الحادی اور انگریزوں کا سہارا لیا۔ لہذا مجاهدین کا انگریز
انگریزی فوج سے بھی ہونے لگا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا

صادق پور، ایک ملک کیرنگہی و میانی تحریک کر ۱۸۵۷ء تک سارا منتو در علاقہ مجاهدین کے
کام رکھتا۔ یہ قدیم عظیم آباد (پندرہ سیٹی) کے باہر مولانا سعید شاہ بہادر کے
ہاتھوں سے کل کیا۔ مولانا ولایت علی اور مولانا
مغرب جنوب میں شرقاً کا ایک محلہ تھا، علمائے صادق دست حق پر بیعت کا شرف حاصل کیا، اس موقع پر
پور اور ان کے ارادت مندوں نے شاہ اسماعیل شہید سید صاحب نے مولانا فتح علی، مولانا قاضی شاہ محمد
حسین، مولانا ولایت علی اور مولانا ولایت علی نے شاہ اسماعیل شہید
اور سید احمد شہید کی تحریک جہاد میں بھر پور حصہ لیا،
انہوں نے بھار اور بنگال کے لئے صادق پور کو اپنی عطا فرمائیں مقرر کیا اور سرکز صادق پور کی گرانی
عنایت علی قرار پائے، انہوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا مگر کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

تھیزم کا مرکز بنادیا، محلہ صادق پور کو انگریزوں نے میں آزادی وطن کی خاطر انگریزوں کے خلاف مجاهدان
بلور سراجہ و بر باد کر دیا، لیکن تاریخ سے اس کا نام نہ سرگرمیوں کا بار سونپ کر اپنی منزل کی طرف روانہ
انگریزی فوج کے حوصلے بے حد بڑھے ہوئے تھے،
منایا جاسکا، سبی لوگ پہلے وہابی اور اب اس حدیث
ہو گئے۔ سبی وہ زمان تھا جب سے خاندان صادق پور
چنانچہ انگریزی حکومت ان مجاهدوں کو کچھ کی طرف
کہلاتے ہیں۔ (۱)

سید صاحب نے پنجاب کے سکھوں سے خاندان صادق پور کا سلسلہ نسب امام محمد تاج
جہاد کرنے کے لئے راجستان، سندھ، بلوچستان،
فتنے سے ملتا ہے، ابتدائی لوگ مہدوں میں رہا کر
ایران و افغانستان کا سفر فرمایا اور صوبہ سرحد میں وارد
تھے تھے بعد میں صادق پور میں آ کر آباد ہو گئے اور
مولانا فتح بدایت علی مہدوں کے بیٹے مولانا الحی
ہوئے اور اس علاقے کو فتح کر لیا۔ ان کے ساتھ
مجاهدان سرگرمیوں کی تفتش و چتنی کے لئے خاص طور
متوجہ ہوئی اور مجاهدوں کو پہاڑی علاقوں میں روپیش
انگریزی حکومت نے صادق پور (۳) کی
کہلاتے ہیں۔ (۲)

ساتھ مولانا ولایت علی اور ان کے بھائی مولانا
بخش کی نسل نے خاندان صادق پور کا نام ایسا روشن کیا
عنایت علی بھی تھے، ان دونوں بھائیوں نے اپنی جدوجہد
روشنی پھوٹی ہوئی دھلائی پڑتی ہے۔ (۲)

تجھیک صادق پور کا تعلق حضرت سید احمد شہید
کی دعوت و تحریک سے تھا۔ آپ نے مسلمانوں کی
اصلاح و تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کی طرف ایک
دور اول تھا۔ جو سید احمد شہید کی شہادت جگ
ماموریٰ حیثیت سے توجہ کی ۱۸۳۲ء میں حج کو جاتے
بالا کوٹ صوبہ سرحد میں ختم ہوا۔

سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی شہادت
کے بعد اس تحریک کی قیادت علمائے صادق پور نے
کیا گیا، بالخصوص صادق پور کے رئیس اعظم مولانا
اللی بخش نے اپنے مکان پر سید صاحب کی پرکلف

دوقسمیں اور وعظ کی مخلصوں کا انتظام کیا، سید
اس تحریک کیس ایک تی روچ پھوک دی۔ انہوں نے
مخلصوں و بے کسوں کا سیکھا کر پیش کیا جائے۔

اکثریت کو اس قدر طاقتور بنادیا۔ جس قدر وہ سید
خلاف فوجی اقدامات کے بلکہ ملک بھر میں ان کے
تھے۔ (۳)۔ مسیحیت کو انسانیت کا علیبردار اور

مغلوں و بے کسوں کا سیکھا کر پیش کیا جائے۔

انگریزی حکومت نے نصرت مجاهدوں کے
خلاف فوجی اقدامات کے بلکہ ملک بھر میں ان کے
تھے۔ (۴)۔ مسیحیت کو انسانیت کا علیبردار اور

مغلوں و بے کسوں کا سیکھا کر پیش کیا جائے۔

صہی کی مشہور و معلوم ملٹی اسوسیٹیشن

ڈیمو راسو ٹپیشن

اپیشن مٹھائیاں

افلاطون ♦ نان خطا یاں

ڈرائی فروٹ بر فی

فلافتہ ♦ ملائی مینگو بر فی

بادامی حلوا ♦ گلاب جامن

دودھی حلوا ♦ گاجر حلوا

کا جو کنکی

ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص تیس لذو۔

و دیگر بہتر اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لند منٹے انبوں کے لئے

ٹیکو اسٹوپیں

بلاس روڈ، ناگپارا، ممبئی۔ ۸۰۰۰۰۸

۲۳۰۸۲۷۳۲۰۹۱۳۱۸

(۵)۔ براعظم افریقا کے دوسرے ممالک کی حیات
سلالوں کی اقلیت کا قائدہ اٹھاتے ہوئے اس خط
و قربت حاصل کی جائے۔

دوں لا بیوں کا مشترک مقصد یہ ہے کہ
مجاہدہ پر اگر غور کیا جائے تو مسیحیوں کو ایضاً
درستیت میسا بیوں کے منسوبہ کی محیل کی طرف
یہ حستہ ہوا ایک قدم ہے۔ میسانی دنیا نے کوئی سیاسی
اجارہ داری قائم کی جائے۔

غرض کو مختصر ہام پر لانے کا کارنامہ انجام
بڑا ہے اور بھر انسانی بھروسہ اور شورشیں ان

خطوں کے حوالہ کی اپنے حقوق و اختیارات کے
حصوں کی کوششوں کا نتیجہ ہیں، وہاں کی حوالہ مخفی
اور ہائل و خفا خانے قائم کئے ہیں جن میں سے
ستھنے ہے کہ ان جزوں کے ذریعہ سوڈان پر قلری
یہاں جاتا ہے، کھلاڑی تو اصلًا یہودی اور میسانی

لایاں ہیں، میگر یہ نیوز دیک نے (۲۰۰۰ء) (۲۰۰۰ء)
کی ایک رپورٹ میں سوڈان کے حوالہ بڑا ہے تاکہ اس خط کے
طرف میں جو "چاڑا" اور "وسطی افریقی جمہوریہ"

واقع ہے پہاں اسلام کا قدم نہ ہوئے پھر اور اس کو
زروغ نہ حاصل ہو۔

تو فتحی لا بال اللہ۔

جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے تو ان کے
حرواجع :-

(۱) قسمات العالم الاسلامي المعاصر: مصطفیٰ مؤمن
(۲) اتحاد مشرقی اسلامی اسرائیل و فلسطین کی

مرحدوں سے ملتی ہیں اس لئے اسرائیل کی ایک
محلہ "المجتمع" شمارہ ۱۶۱۰-۱۶۱۱ مارچ ۱۳۲۵ء

(۳) مجلہ "المجتمع" شمارہ ۱۶۱۱-۱۶۱۲ مارچ ۱۳۲۵ء (۴) مجلہ "المجتمع" شمارہ ۱۶۲۰-۱۶۲۱ مارچ ۱۳۲۵ء

کرکے مصر کو ایک کارہ بھٹکا ہے تو چنانے کا اسرائیل
کے پاس یہ ایک سنبھال موقع ہے۔ (۵) - اس قضیہ

میں الجاہر قسطنطین میں مسلمانوں پر ڈھانے جانے
والے علم و ستم سے دنیا کی توجہ ہتا دی جائے۔

(۶) "المجتمع" شمارہ ۱۶۲۶-۱۶۲۷ مارچ ۱۳۲۵ء (۷) مجلہ "المجتمع"
جدا میں اسرائیل کی انسانیت کا علیبردار پارہ پارہ

جدا میں اسرائیل کی انسانیت کا علیبردار پارہ پارہ
جدا میں اسرائیل کی انسانیت کا علیبردار پارہ پارہ

(۸) مجلہ "المجتمع" شمارہ ۱۶۲۷-۱۶۲۸ مارچ ۱۳۲۵ء (۹) اطلس تاریخ الاسلام: داکٹر حسین موسیٰ

(۱۰) الکناس العالیہ و اتحادیہ فی جنوب السوڈان
سید احمد بن احمد السالم

مرحوم، حضرت مولانا اور ان کے متعلق ان کے
مکان کے علاوہ کہیں اور نہیں بھر سکتے، اس قیام میں

پروفیسر ڈاکٹر ابرار مصطفیٰ مرحوم

حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی
بملکہ ڈاکٹر ابرار مصطفیٰ صاحب کی دلچسپ اور منفرد گفتگو

پروفیسر ڈاکٹر ابرار مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس لئے ان کے فقروں کو کوئی برائیں مانتا تھا، اور ان کی قدر بلکہ ان کے عمر ہو جانے کے بعد ان کی عظمت مختلف معاملات میں داشتمانہ رائے بھی سننے کا موقع ملتا تھا، اس کے ساتھ ان کے لفظی اور خوش نہادی کے سننے کا بھی فائدہ ہوتا تھا، جس میں حالات پر تبصرہ اور بیان کی خصیصت تھی جس نے چند ماہ پہلے اس کا احساس ہوتا تھا، جس کو کسی معنی میں بزرگی بھی کہا جاسکتا ہے، بزرگی کا مطلب شخصیت میں بڑا پن اور جملے لفظ پیدا کر دیتے تھے ان باتوں کے ساتھ ساتھ دنیا سے دنیا سے باقی کی طرف رحلت کی، تینی کی صفت کا پایا جاتا ہے، اور یہ بات ان میں ان کی زندگی کے دو پہلو بہت متاز رہے، ایک تو نمایاں طریقے سے محسوس کی جاتی تھی وہ جس بات کو انسانیت دوستی اور دوست نوازی اور دوسرا پہلو اپنے صحیح سمجھتے تھے پوری قوت سے کہتے تھے، کسی کی نی پائی (Botany) میں مہارت، جس سے علی گزہ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ بائی میں پڑھنے والے رعایت نہیں کرتے تھے، حضرت مولانا علی میان سے احساسات بھی رکھتے تھے، جس کا اندازہ ان کی گفتگو طلبہ ہی کو فیض نہیں پہنچا بلکہ میں الاقوامی سیمیناروں میں اور اس فن کے خصوصی نہاد کروں میں ان کی سمجھ چکا ہوں اس تعلق کے آغاز میں ڈاکٹر محمد اشتیاق شرکت اور ان کے علم و تجربہ سے فائدہ کا پہنچا تھا، حسین قریشی مرحوم کا دخل تھا وہ مسلم یونیورسٹی علی گزہ اور اس سلسلہ میں میں الاقوامی سٹپ پران کی صلاحیتوں میں طالب علم رہ کچے تھے، اسی طالب علمی کے دور کا اعتراض کیا گیا۔ جہاں تک ان کے فن کا تعلق ہے میں ڈاکٹر ابرار مصطفیٰ خال صاحب سے ان کا تعلق چونکہ وہ میر افغان نہیں اس لئے اس کے متعلق کچھ زیادہ اطہار خیال نہیں کر سکتا، البتہ ان کا پہلا لائق قدر پہلو بڑھا، اور وہ اپنی علی گزہ کی آمد میں ڈاکٹر ابرار سے فرمایا کہ اگر پر ائمہ نظر (Prime Minister) بھی آتے تو ہمیں اتنی خوشی سے ہوتی جو آپ کے آنے سے ہوئی، اس زمانہ میں ایک اچھا کرہ دس ہزار میں بنتا تھا، تو ایک کرہ ندویہ ادعا میں اپنی بھی کی طرف سے بخایا اور ایک بڑی رقم اپنی مصطفیٰ صاحب سے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو اس محسوس ہوتا تھا، بڑے وسیع القلب اور خوش مزاج و خوش بیان خصیصت کے مالک تھے، ان کی اس خوبی کی وجہ یہ قدر دانی محبت اور قریبی انسانیت کی کیفیت سے ان کے ملنے والوں کو ایک خوشی اور انسانیت کی کیفیت مولانا کی علی گزہ کی ہر آمد میں قیام کا ڈاکٹر صاحب محسوس ہوتی تھی، بے تکلف تبصرہ کرنے والے اور حالات پر اپنے نقطہ نظر کا اظہار کرنے والے اور تجربہ کی بات کہنے والے شخص تھے، ان کے بے تکلف ساتھ ہی مخصوص نہیں رہی بلکہ مولانا کے متعلقین کو بھی نفرود میں تخدید کا پہلو بھی ہوتا تھا، لیکن ایسے دوستانہ بھی انداز انتیار کرنے کا موقع ملا، اور ڈاکٹر صاحب کو تو ناک کٹوادی، ڈاکٹر صاحب نے جواب میں یہ اسلوب میں کہ جو نصیحت اور خیر خواہی کا انداز لگاتا تھا، اسی پر اصرار رہتا کہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی صاحب

دفاتر

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کی

ایک اور فخریہ پیش کش

حالات حاضرہ اور مسلمان

از

حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی

(نا ظم ندوہ العلماء لکھنؤ

و صدر آل اندیسا مسلم پرستل لاء بورڈ)

جس میں

ملت اسلامیہ کے مسائل کا بصیرت افزوز

تجزیہ

اور ان کا فراست مندانہ حل پیش کیا گیا ہے

☆ ایک رہنمای کتاب

☆ شب تاریک میں قدمیل رہنمای

☆ ایک رہنمای کا کرب و سوز

اور درود مندی

جس کا مطالعہ ملت کے ہر درود مند و فکر

مندقاری کے لئے ضروری ہے

آج ہی طلب فرمائیں:

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام،

پوسٹ بکس ۱۱۹

لکھنؤ۔ 226007

میں انتقال ہو گیا اور آزادی وطن کے اس بطل طیل
معاذین کے خلاف مقدارے چلائے، یہ مقدمات بہ
ترتیب سال ۱۸۶۳ء میں اپنے کردیا گیا، آج

DUNDAS POINT ON THE HEVIPER ISLAND میں وفن کردیا گیا، ۱۸۷۵ء پہلے مقدمہ سازش، (۲)

بھی سندھ کا پانی اس جزیرے کے ساحل پر سر پختا
۱۸۷۵ء پہلے مقدمہ سازش (۳) ۱۸۷۰ء مالدہ
کے مقدمہ سازش (۴) ۱۸۷۰ء راج محل کا مقدمہ
۱۸۷۵ء پہلے مقدمہ سازش - (۵) ۱۸۷۱ء پہلے مقدمہ سازش -

ہمارے بعد یہ خون شہید اس رنگ لائے گا
۱۸۷۳ء میں پانچ مقدمات کی سماعت ہوئی،

بھی سرخی بنے گی زیب عنوان ہم نہیں ہوں گے
جن میں مسلمانوں کی کیفیت کو چنانی اور جلاوطنی کی

سر ایلی، مولانا بھی ملی، مولانا بھی عجزت خانی سیری اور
لاہور کے مولوی محمد شفیع کو چنانی کی سزا کا حکم ہوا،

کی دعیم الرتبت ہستیاں جزا اہممان کے خاک
فیصلہ ناتھے ہوئے جس نے حکم دیا کہ تمہیں چنانی پر
سوئی ہوئی آج بھی دعوت عزیمت واستقامت
لیکا جائیگا تو قیکی تھاری جان نہ لکل جائے۔ تمہاری
جانکاریاں ضبط کر لی جائیں گی، تمہاری لاشیں
دے رہی ہیں۔

تمہارے درہاں کو نہیں دی جائیں گی اور احاطہ جمل
حوالی

(۱) بھاری مسلمان تاریخ کے آئینہ میں، از: انور بیک
اعوان ص ۸۷۔

(۲) صادق پور، پہنچ، از: قوم خضری۔ ۸

(۳) صادق پور، پہنچ، از: قوم خضری، ص ۲۲۔

(۴) موج کوثر، از: شیخ محمد اکرم، ص ۵۳۔

(۵) روز نامہ قوی آزاد، پہنچ ۲۹ جنوری ۱۹۸۲ء

(۶) روز نامہ سعید، پہنچ ۲۸ مارچ ۱۹۹۸ء

مولا ناصح اللہ، مولانا بھی ملی، مولانا عبد الرحمن
صادق پور، مولانا فضل حق خاں آبادی، منتظر عائیت اللہ
کا کوری، منتظر عائیت اللہ کا کوری اور گورنمنٹ رہنمای

جو ان سال فرزند محمد سعید صاحب انتقال کر گئے اور کچھ
یہ عرصہ بعد ڈاکٹر صاحب کی الہی محترمہ شیخہ یگم بھی

سے زندہ وابستہ نہیں آئے۔ (۵)

مولانا بھی ملی نے ۲۰ فروری ۱۸۸۲ء میں ایام
اسی میں انتقال فرمایا اور (ROSS ISLAND) میں کو
اس عذیزی بجا کافی بننے کا شرف حاصل ہوا، ان کے

ساتھ غنو و در گزر کا معاملہ کرتے ہوئے بھر پور مفتر
فرمائے اور جملہ پس ماند گان کو صریح لکھل عطا فرمائے۔

اسفار بھی کئے۔

مرحوم کا پورا نام سید عبد الرحیم ابن سید عبدالستار ہے، وہ اپنے نسبتی گاؤں "بھجی گاؤں" شلخ امراءٰتی میں ۱۳۱۴ اپریل ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے، اپنے آبائی طلن، اپنے پور میں ابتدائی تعلیم حاصل کی، اور وہیں رسمانیہ اردو ہائی اسکول سے میزک کا امتحان (مرحوم پر بیک وقت دسماجیان کے مصائب موصول ہوئے زیرِ نظرِ مضمون و ان دونوں مصائب کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے) پاٹ کیا۔

پروفیسر سید عبد الرحمن مرحوم

دفاتر

☆ ڈاکٹر آغا غیاث الرحمن (ناگپور)
☆ جناب اقبال احمدندی (لکھنؤ)

(مرحوم پر بیک وقت دسماجیان کے مصائب موصول ہوئے زیرِ نظرِ مضمون و ان دونوں مصائب کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے) کہیں سے پڑھ کر ساتھ بھی رہے، ڈاکٹر صاحب نے پاٹ کیا۔

نگپور یونیورسٹی سے ۱۹۵۱ء میں بی اے، فتحیت پروفیسر ڈاکٹر سید عبد الرحمن ایک طویل خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا، پھر اپنے آخری سفر کے علاط کے بعد ۳۷ سال کی عمر میں ۱۹۵۶ء میں ایم اے لئے کیسو ہو گئے اور ذکرِ قلقل کے ساتھ اطمینان اور سکون سے اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے اس وقت اردو کے امتحانات پاس کئے، لکھتے یونیورسٹی سے ایم ۲۰۰۵ء کو ناگپور میں انتقال فرمائے، اتنا اللہ وانا الیہ کتاب کا نسخان کے سرہانے تک رکھا ہوا تھا۔ راجعون۔

ڈاکٹر صاحب نہایت شریف انسان مرحوم برار کی قدیم تہذیب کے پاسدار تھے، خاص واضح، پر تحقیقی مقالہ جیش کیا جس پر ناگپور کے اخلاق اور پہاڑے علمی فن سے تعلق ان کے مقام تھا کیسی بھروسہ ہوا اور کسی ہی سمجھ اور خوش اخلاقی وحیثیت کو قائم رکھتا رہا، عمر کے آخری حصہ میں وہ کوفاری میں پی ایچ ڈی کی ڈگری ہوا۔

اپنی مثال آپ تھے، ورنہ یہ خصوصاً برار کے قدیم ابتدائیں مرحوم نے مجبن ہائی اسکول کا حام

جسے جلا بخشی، برار مسلم انجوکیشن کا نفرنس نے جسے ادب پر گہری نظر رکھتے تھے، موصوف نے اس خطکی ادبی روایات کو زندہ کیا اور بھوپالی بسری مخصوصیتوں کو بھی استحکام دیا، محدثن ہائی اسکول، امراءٰتی، اور اس کے حکماء آثار قدیمہ میں ترقی بنا تو سال اپنی گرفتکل

تعارف کرایا، آپ نے باصلاحیت فن کاروں کو اس اسکول انجوکیشن پر آمادہ کیا، ان کی ادبی ورنی کی تدوین اور تحقیق پر آمادہ کیا، ان کی تعلیم، تہذیب و تدن کو پورے برار میں رائج کیا، رہنمائی کی اور اس کام کے لئے امتحنے ہوئے ہر قدم ڈاکٹر صاحب اس کے تماشندے اور باقیات کی خلوص دل سے حوصلہ افزائی فرمائی، انجمنیں اور صرف کتبہ شناسی اور مخطوطات خوانی میں مہارت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ☆☆ جمعیۃ الاصلاح کی ثقافتی سرگرمیاں ندوہ کی امتیازی خصوصیت ہے، شیخ مصطفیٰ طحان، شیخ نادر نوری اور شیخ عبد الحمید بالی کی ندوہ آمد کے موقع پر جلسہ استقبالیہ کی صدارت ڈاکٹر صاحب نے فرمائی اور اپنے مختصر خطہ صدارت میں عرب مہماںوں کے سامنے اپنا دل نکال کر کہ دیا، جس کا اعتراض واطہہار عرب مہماںوں نے بھی کیا، حضرت ناظم صاحب ندوۃ العلماء بھی پُرانی تقریب میں رونق افرزو تھے اور حضرت والانے بھی اپنے خطاب سے دلوں کو گرمایا۔ ☆☆☆ جمعیۃ الاصلاح میں طلبہ کی تحریری ملکیتیوں کے آئینہ دار جداریوں کی تقریب رونمائی کی بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے صدارت فرمائی اور طلبکی کا دشون کی تحسین کی نیز تھی مشوروں سے نوازا۔ ☆☆☆☆☆ ان دونوں ڈاکٹر صاحب موصوف "الادب المفرد" کے اردو ترجمہ کی دوسری جلد کی تیاریوں میں صرف ہیں ہمارا سالی میں موصوف کی علمی سرگرمیوں کو دیکھ کر نو عمروں کو بھی رہا۔

☆☆☆☆☆ کلیۃ الشریعہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر صاحب قبلہ کا "اسرار الفکر ار فی القرآن" کے موضوع پر ایک محاضرہ ہوا جس میں دارالعلوم کے علم دوست ممتازہ کرام کے علاوہ دارالعلوم کے درجات طلیا کے طلبے نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی اور نہایت ممتاز وقارا اور سمجھی کے ساتھ یہ علمی محاضرہ سنایا۔

الشیعی موصوف کی حیات اور ان کے وقت میں برکت عطا فرمائے۔

کتابیں بہت زیر مطالعہ رہیں، اس سے بہت سید عبدالمہادی نے کتاب کھول کر ان کے سامنے کارچ کو اپنی نیوٹ کا درج دیا گیا تھیں سے دو ۱۹۹۲ء

تیریجیات ۲۵ ربما ۱۹۸۵ء

ڈاکٹر صاحب جوانی میں خصوصیات کے ساتھ ایک خوش کلام خصیت رہے تھے کسی فلمی اثر سے کلام رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، ان کی نیکیوں کا اضحاقاً مضاعف بدلت دے، اور جو کوتا ہیاں ہو گئی ہوں ان کو معاف فرمائے۔

انہوں نے دو صاحزادوں کی صورت میں بڑی اپنی نشانی چھوڑی جن میں بڑے صاحزادے ڈاکٹر مخدوری محسوس کر رہے ہوں، آنکھوں کی چمک اور ڈاکٹر صاحب نے ریٹائرمنٹ کے بعد اچھا چمک بڑا ہے، ڈاکٹر صاحب سے پروفیسر ابصار صاحب مسلم یونیورسٹی میں لکچر اسے پروفیسر کے مقام تک پہنچنے اور وہ محبت اور وہ نوازی کے پہنچانے ہیں، لیکن عام طور پر وہ سکوت ہی احتیار کرتے تھے، اور ان کے ملنے والے کوئی نہیں ہوتی کا ربط برابر قائم رہا، اور یونیورسٹی کی انتظامیہ کی تھی ہر حال اس دنیا میں کسی کو ہمیشہ رہنا نہیں ہے، رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین ٹابت ہوں۔

(۱) روایت حاجی عبدالرزاق صاحب نصیر آبادی ہوا۔

حضرت مولا ناڈا ڈاکٹر عبد الرحمن عباس ندوی کی آمد

اور علمی، تعلیمی و ثقافتی سرگرمیاں

(نعمان ابن رضوان القاسمی) حعلم عالیہ رابع شریعہ حضرت مولا ناڈا ڈاکٹر عبد الرحمن عباس ندوی دامت برکاتہم کی آمد کے موقع کو خیریت اور نعمت جانتے ہوئے الحمد للہ طلبہ عزیز نے استفادہ کی راہیں تلاش کریں، اگرچہ مولا ناڈا ہے محترم کی صحت اور عمر کے تقاضے اس کے متحمل نہیں ہیں لیکن ندوہ سے والہا نے تعلق ٹھیکلی اور پچ کو سنکی طرح سلسلے والے ایک فرض شناس معلم کے لئے ملکن نہیں کر طلب استفادہ کی کوئی بات کریں اور محرومی ان کے پا تھا۔ ہذا بعد نماز مغرب جوہ اللہ البالغ کے درس کا سلسلہ جاری ہے اور علیا کے طبلہ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ☆☆ جمعیۃ الاصلاح کی ثقافتی سرگرمیاں ندوہ کی امتیازی خصوصیت ہے، شیخ مصطفیٰ طحان، شیخ نادر نوری اور شیخ عبد الحمید بالی کی ندوہ آمد کے موقع پر جلسہ استقبالیہ کی صدارت ڈاکٹر صاحب نے فرمائی اور اپنے مختصر خطہ صدارت میں عرب مہماںوں کے سامنے اپنا دل نکال کر کہ دیا، جس کا اعتراض واطہہار عرب مہماںوں نے بھی کیا، حضرت ناظم صاحب ندوۃ العلماء بھی پُرانی تقریب میں رونق افرزو تھے اور حضرت والانے بھی اپنے خطاب سے دلوں کو گرمایا۔ ☆☆☆ جمعیۃ الاصلاح میں طلبہ کی تحریری ملکیتیوں کے آئینہ دار جداریوں کی تقریب رونمائی کی بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے صدارت فرمائی اور طلبکی کا دشون کی تحسین کی نیز تھی مشوروں سے نوازا۔ ☆☆☆☆☆ ان دونوں ڈاکٹر صاحب موصوف "الادب المفرد" کے اردو ترجمہ کی دوسری جلد کی تیاریوں میں صرف ہیں ہمارا سالی میں موصوف کی علمی سرگرمیوں کو دیکھ کر نو عمروں کو بھی رہا۔

☆☆☆☆☆ کلیۃ الشریعہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر صاحب قبلہ کا "اسرار الفکر ار فی القرآن" کے موضوع پر ایک محاضرہ ہوا جس میں دارالعلوم کے علم دوست ممتازہ کرام کے علاوہ دارالعلوم کے درجات طلیا کے طلبے نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی اور نہایت ممتاز وقارا اور سمجھی کے ساتھ یہ علمی محاضرہ سنایا۔

تیریجیات ۲۵ ربما ۱۹۸۵ء

۲۸

دعاۓ صحت

☆ ماہنامہ قومی آواز لکھنؤ کے سابق امیر
جتاب عثمان غنی صاحب ان دنوں علیل مل رہے
ہیں موصوف ندوہ اور کابر ندوہ سے عقیدت مندانے
تعلق رکھتے ہیں اور ارباب علم و دانش میں ان کا شمار
ہوتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو محنت کا مدد عاجلہ
مستمرہ عطا فرمائے اور ان کی خدا داد صلاحیتوں سے
ملک و ملت کو اور خصوصاً دنیا سے صحافت کو فتح پیدا
رہے۔ قارئین کرام سے بھی موصوف کے لئے
دعاۓ صحت کی خصوصی درخواست ہے۔

☆ معرف استاذ شاعر جناب شیخ فاروقی
صاحب ایک سڑک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور
جس وقت یہ سڑریں لکھی جا رہی ہیں، اس وقت
موصوف داخل اپٹال ہیں۔

ادارہ ان کے لئے دعاۓ صحت کرتا ہے اور
الدرپ اعزت سے دعا گو ہے کہ ان کے فکر و فتن
سے علم و ادب کی دنیا تادری مستفید ہوئی رہے۔

معروف و معزز حافی جتاب چودھری سید محمد
نقوی گذشت دنوں اپنے وطن مالوف اکبر پور میں
انتقال کرے۔ یہ صحافت دنیا کا ایک ناقابل حافی
نقسان ہے۔ یہ پرانے دتوں کے لوگ تھے جن
میں وضع داری بھی تھی اور صاف گولی و بے باکی
بھی۔ رام منوہر لوہیا سے قربت رہی، ایک زمانہ
میں میدان یا سات کے شہوار بھی رہے اور
وہ تو قارئون میں ان کے مرالے جو مسرکوں
کی جیشیت رکھتے تھا وہ شوق سے پڑھے جاتے
تھے اور ان کے خالصین بھی ان کے قلم کے دھنی
ہونے کا اعتراف کرتے تھے۔

نہ وہ ک شب وروز

روداوچن

جتاب مولا نا عبد الوکل ندوی، بارہ بیکوی

نے تعلیمی سال کے آغاز کے بعد دارالعلوم کے سامنے آگیا جب اسی ہال میں اسی جگہ سے مفلک ندوہ العلماء کے نظام اور صدر آل اغذیہ مسلم پر شل لاءِ اسلام حضرت مولا نا سید ابو الحسن علی ندویؒ نے اخوان پورؒ حضرت مولا نا سید محمد رابح حنی ندویؒ نے ملک سے اپنی پہلی ملاقات کا تاریخ پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہ مؤمن ہے جو اخوان سے محبت کرے اور وہ کے مختلف خطوں میں ہونے والے جلوسوں میں شرک کرنے کے جواب میں اسی ملک کی اور عوام و خواص کو اپنے مفید کلمات سے نوازا۔

۱۸ احرام الحرام کو ختم گر کر ندویؒ میں انگلواختین انگلیں یونورٹی میں ۱۳ احرام الحرام کو جلد تقدیم انعامات میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا مسلم و یلغز ایسوی ایشن کے زیر اہتمام عرب مہماں کوں کے استقبالیہ پر گرام میں عرب مہماں کا تعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تینوں اسکالریں دنیا بھر میں کریں اور ہر قدم پر ایمانداری و دیانتداری کا مظاہرہ مختلف ممالک میں مسلمانوں کی تعلیمی و معاشی صورت کریں کیونکہ ایمانداری و دیانتداری ہی اپنیں اعلیٰ مقام پر لے جاسکتی ہے۔

۱۶ احرام الحرام کو بلیاریخ ضلع اعظم گڑھ میں ملکوں کے مسلمانوں کی ضروریات کے مطابق انسانی کرنے کی رسید مل جائے گی۔

جامعہ الفلاح میں منعقدہ سیمینار کے دوسرا روز ہمدردی کی بنیاد پر ان کا تعاون کیا جاسکے۔ خطباء کرتے ہوئے مولا نا نے کہا کہ مدارس دینیہ ہی ہر وقت بدلتی دنیا میں ملت کو استقرار و ثبات نصیب کر سکتے ہیں مولا نا نے فرمایا کہ تاشقتوں و بخارا میں ہم نے دیکھا کہ مدارس دینیہ بند کر دینے کے نتیجے میں انسانی کے فروغ اور اس کو اچھا انسان بنانے میں اہم بہت عکیں ہیں ہماری کوششوں کو سوتاؤ کرنے کیلئے رول ادا کر سکتی ہیں، حضرت نے فرمایا کہ عورتیں نسل مختلف طاقتیں تمام وسائل کے ساتھ تحرك ہیں اس لئے ہم لوگوں کو معلمات جذبہ اور فکر مندی کے ساتھ کام کرنے اور یا ہم تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۸ صفر المظفر کو مولا نادی میں ہونے والے میں انجمن النادی العربی کی جانب سے دیئے گئے دوروزہ "مولانا منشی اللہ رحمانی سیمینار" میں تشریف استقبالیہ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لے گئے ہیں اس سیمینار کا افتتاح حضرت مولا نا ہی اس کی پر مفترقر یوں سے وہ منظر ہماری نگاہوں فرمائیں گے۔

لکھے جو ملک کے مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوئے اور سیمیناروں میں پڑھے گئے۔

آپ کے انتقال سے برار کا زبردست ادبی کتابوں کی فہرست حسب ذیل ہے: (۱)۔ تذکرہ اپنی خدمات انجام دیں، فارسی نیز تعلیمی اور تصنیف مشاہیر برار، جلد اول (مرتبہ ۱۹۸۱ء) (۲)۔ ذکر کا اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اپنیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ ☆☆☆

ابن جن یاد رفیقان، امراء اقبالی (۹)۔ صدر ادارہ ادبیات برار، نا گپور (۱۰)۔ صدر ادبستان گلستان کالونی تا گپور۔ ذکر اکثر صاحب کی تصنیف اور مرتب کردہ کتابوں کی فہرست حسب ذیل ہے: (۱)۔ تذکرہ اپنی خدمات انجام دیں، فارسی نیز تعلیمی اور تصنیف مشاہیر برار، جلد اول (مرتبہ ۱۹۸۱ء) (۲)۔ ذکر میر غلام احمد حسن (زیریط ۵۰۰۵ء) (۳)۔ کٹیاگ آف مریب، پرشن اینڈ اردو انگریز کیا گیا۔

مرحوم کے طلبی ادبی اور تحقیقی کارناموں کی فہرست اندیا، ۱۹۹۵ء (انگریزی میں) (۴)۔ کلمات بہت طویل ہے، ذیل میں ان کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے: (۱)۔ حضرت پیر محمد شاہ لاہوری احمد آباد کے تقریباً سیمین ہزار پانچ سو، عربی فارسی، اور اردو کے مختلف کتابوں کی فہرست مع تفصیل مرتب کرنے والے مرتبین میں آپ شامل ہیں، یہ فہرست چھ تھیم جلدیں میں شائع ہو چکی ہے۔ (۲)۔ جامع مجدد، ایچ پور کی منتخبات بہنسی زیور ۲۰۰۳ء (لارکوں کے دینی مدارس کی طالبات اور اسکول اور کالج میں پڑھنے والی لارکوں کے لئے) (۹)۔ تذکرہ مشاہیر برار جلد دوم (فروری ۱۹۷۰ء)

کی لاجبری کے چند مختلف کتابوں کے تفصیل بھی تیار کیے گئے۔ (۳)۔ خاقانہ تشبیندیہ بالا پور کی لاجبری کے چند مختلف کتابوں کی تفصیل بھی تیار کی۔

۳۔ نا گپور کے پہلے شاعر عاصی نا گپوری کا مختلف دریافت کر کے ایک تعارفی مضمون قلمبند کیا۔ ذکر اکثر صاحب مندرجہ ذیل تعلیمی، علمی اور ادبی اور ادوبی سے ملک رہے۔ (۱)۔ چیر من بورڈ آف تعلیمات تشبیندیہ "مترجم محمد محبت اللہ فاروقی، بہت اہتمام سے شائع کروایا اور اس کتاب پر جویں لفظ بھی تحریر فرمایا اور اونگ آباد میں اس کارسم اجراء کرایا۔

(۲)۔ امراء اقبالی یونیورسٹی کی بورڈ آف اسٹڈیز کے ممبر (۳)۔ نا گپور یونیورسٹی کے عربی اور فارسی کے گائیڈ جو متوقع کتب شائع ہونے سے رہ گئیں، وہ درج ذیل میں اہم اکثر صاحب کی تکراری میں دس امیدواری ایچ ذی ذیل میں: (۱) تاریخ برار مرتبہ عبدالرزاق ذاکر (۲)۔ رکن چہاراشرائیت اردو اکادمی (۵)۔ رکن مہارا شر اخوار برار مرتبہ اکثر سید عبدالرحیم (۳) ارادت خان واضح مرتبہ ذکر اکثر سید عبدالرحیم (۴) فارسی مکتبہ بات شاد غلام جسین الجیوری ان کے علاوہ آپ نے تقریباً پچاس سے زائد تحقیقی، تقدیمی مضمون اور مقالے صدر و درجہ سلم انسٹو ٹس کام گاؤں (۸)۔ محتد



ALAUDDIN TEA

44,Haji Building,S.V.Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003

Tele: Add Cupkettle
Tel: 3460220, 3468708

۱۳ نمبر اردو ۱۲۱ کی اپنیں چائے استعمال کیجئے



اسلام پسند اکل قلم کے مضمایں تعمیر حیات کی زینت نہ بیس بلکہ بھی بات یہ ہے ایک دفعہ درس قرآن ہو رہا تھا، دران درس حضرت تھانویؒ کا تذکرہ آگیا کہ ہماری خواہش ہے کہ علامہ شبلیؒ کی طرح اپنے آفتاب زندگی کے لب بام میں نے عرض کیا کہ مولانا! میرے تعمیر مطالعہ کی روشنی میں حضرت تھانویؒ اس آنے سے پہلے وہ اپنی آنکھوں سے ان نوجوان صاحب قلم علماء کو دیکھ بھی لیں لحاظ سے منفرد ممتاز ہیں کہ انہوں نے نہ صرف بے شرکت ایں تصنیف کیں بلکہ جن سے امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں، رہی ان کی سر پرستی و رہنمائی اور ان کا ایسی کارروائی بناتا چلا گیا جس سے مردم سازی کا ایک سلسلہ چل پڑا لیکن ایسی کارروائی اس قدر نیاں اندراز سے ہوتا دھماں نہیں دے رہا ہے۔ اساتذہ محرم نے ایک سرداہ بھری اور کہا کہ تم صحیح کہتے ہو یہک وقت تصنیف دیاں یہ کتب ایسا کام اس قدر نیاں اندراز سے ہوتا دھماں نہیں دے رہا ہے۔ اساتذہ محرم سازی کی نظریں شاذی ملتی ہیں۔

ہندوستانی مسلمانوں کے ملی مسائل سے جو لوگ متعلق رہے ہیں ان کی زبانی بھی اکثر مجھے یہ سننے کا اتفاق ہوا کہ سکنڈ لائن تیار کرنے اور رکھنے کی ضرورت ہے لیکن سکنڈ لائن کی تیاری کا کام بڑی جرأت و حوصلہ کا کام ہے، یہ کام دل کی فراغی چاہتا ہے، دستہ طرفی چاہتا ہے، کسی کو آگے بڑھتے دیکھنے کی بھی مددانہ و مربیانہ شان چاہتا ہے بالکل دیے ہیں جیسے ایک بآپ اپنے بیٹے صفوں سے اٹھائے گا جہاں ہمارا سان و مگان بھی نہ ہو گا دعوتِ اسلام کی تاریخ پر جن کی نظر ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ایسا ہوتا آیا ہے اور آج بھی ہو رہا ہے البتہ اللہ نے جن کو مردم سازی کی صلاحیت بھی دی ہے اور قدرت بھی بخشی ہے، وہ اگر مران کا تیار کر دیں تو وہ ان کے لئے صدقہ جاریہ بن جائیں۔ اعلیٰ طرفی اور فراغی کی روشن تاریخ میں ان کا بھی نام رقم ہو، ہر غصہ کو کھلنے کا موقع ملے اور ہر پھول کو مہکنا اور خوشبو نکھرنا نصیب ہو، اور سپاہ تازہ کے کارنا میں ان محضوں کے بھی نام اعمال کا حصہ نہیں۔

تعمیر حیات کے سلسلہ میں راتم نے محسوس کیا کہ مردم سازی تو بہت بڑا اور اونچا کام ہے، دھوئی تو در کنار، اس کا تصور بھی اس بے بفاعت کے لئے حال ہے البتہ یہ ضرور کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے جن نوجوان طلبہ و فضلا میں لکھانے کے جراثیم پائے جاتے ہوں، انہیں موقع دیا جائے اور ان کو میدان فرماہم کیا جائے اس کا مطلب یہ ہو گز نہیں کہ ہمارے تجربہ کار اور مجھے ہوئے واللہ المستعان و علیہ التکلال۔

اپنی نوعیت کی ایک منفرد سلامی لغت
”انگریزی، عربی، اور اردو ذکشہ“
(عن جلد اس میں)



از جناب حکیم عزیز الرحمن الاعظی
جس میں ہر انگریزی حرف سے بنتے والے میتھا افذا و مثنا و ابجدی ترتیب سے درج کر کے ان کے تباہ اور تم محن عربی اور اردو میں مستعمل افذا کئے ہیں۔
تحفیں و تصنیف اور ترجمہ کا کام کرنے والوں کے لئے ایک نادر و نایاب تحد

(عن جلد = 200 روپے۔۔۔۔۔ کل صفحات 2278)

ناشر : مکتبہ فردوس، مکارم نگر، برولی، نیگر مارک لکھنؤ

22260202

IZHARSON
PERFUMERS

Phone :
0522-2255257

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ خوشبو و اطریبات
اطریبات، روغنیات، عرقیات، کوار پر فیوم، کار پر فیوم، روح لگاب،
روح کیوڑہ، عرق کیوڑہ، عرق لگاب، اگرچہ، ہر بل پر وڈک

کی ایک قابل اعتماد دکان
ایک مرتبہ تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں
تیار کردہ

اٹھارسن پر فیومز
اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

Izharson Perfumers

Akbari Gate, Chowk, Lucknow-226003 (India)

E-mail : izharsonperfumers@yahoo.com

کپڑوں

کپڑوں پر کی خرابیوں کو ڈر کرنے والا بے نظر سرپ
☆ پیلی، اور جگر
☆ اونچے کاؤنر
☆ کمزوری، ذرہ اور
☆ پتھری کا بے نظر سرپ



لٹکو و طریں

لٹکو و طریں میں بھی جگہ
لٹکو بھی جگہ میں بھی
طریں کوٹ کوٹ کوٹ کوٹ کوٹ
لٹکو و طریں اپنے کوٹے کوٹے کوٹے
لٹکو و طریں میں بھی جگہ اونچے



Maqbool Mian Jewellers

ماقبول میان جوئلریز

Jutey Wali Gali 'Aminabad'
Lucknow - 2218636, 2258115
Mobile - 9415001207

ریٹریٹ مروٹ اسٹیل سٹ کا قابل اعتماد مرکز

اعلیٰ کوٹی، جدید ترین فیشن کے ساتھ

Shirts, Trousers, Coat-Suits, Embroidered,
Sherwanis, Pullowers, Jackets, Kurta-Suits,
Night Suits, Gown & Ties.

شارڈی بیاہ، تجہیزات اور اتھریات کے لئے شامواز خوب تحریف لا کریں

men mark

58, Matvania Market, Hazrat Ganj, Lucknow
Phone (S) 2216948 @ 2227443



حَسْنَی فَارَسِی

لٹکو و طریں میں بھی جگہ
لٹکو بھی جگہ میں بھی
طریں کوٹ کوٹ کوٹ کوٹ کوٹ
لٹکو و طریں اپنے کوٹے کوٹے کوٹے
لٹکو و طریں میں بھی جگہ اونچے

22260202
گون روڈ - لکھنؤ
(2)(O) 2202677 M : 94150 28675, 941505047